بسم اللہ الرحمن الرحیم

إن الإنسان لفی خسر

جامعہ عثمانیہ پشاور کا ترجمان

جولائی ۲۰۰۱ء ربیع الثانی ۱۴۲۲ھ

ماہنامہ العصر پشاور

مدیر اعلیٰ
مفتی غلام الرحمٰن

Scanned with CamScanner

صدائے عصر

اداریہ

صنف نازک کی نمائندگی کے اثرات

عسکری حکمرانوں نے بلدیاتی انتخابات کے نئے نظام میں خواتین کو 33 فیصد نمائندگی دیکر بیجنگ کانفرنس کے اعلامیہ اور اقوام متحدہ کے ایجنڈے کو کامیابی سے ہمکنار کیا فوجی حکومت جس نے دیدہ دلیری سے وہ کارنامہ سرانجام دیا جو نسوانی حکمران اپنے اقتدار میں دوبار مسند اقتدار پر قبضہ کے باوجود نہ کرسکی بلاشک ویمن بنک کا قیام یا پولیس خواتین کو اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لانے کا موقعہ فراہم کرنا نسوانی حکمرانوں کے کار تھے لیکن اقتدار میں شرکت کا فارمولا وضع کرنا ایسے حکمران کا کارنامہ ہے جو لبرل کے قیام کا ہدف لیکر پاکستان کو ترک دیکھنا چاہتا ہے شاید موصوف کو پاکستان کا اسلامی گوارا نہ ہو جس میں عورت حیا اور عزت کی زندگی گزار رہی ہے اس لئے وہ یورپ پدر آزاد معاشرہ کو وقت کی ضرورت اور ملک کی ترقی سمجھتے ہیں۔ یہ کارنامہ موصوف وقت سرانجام دیا جب آپ چیف ایگزیکٹو تھے شاید عہدہ صدارت سنبھالنے کے بعد انتخابات کے تجربہ میں کامیابی کو دیکھتے ہوئے ایک دوسرا قانون نافذ کرے جس کی سرکاری، نیم سرکاری اور ہر پرائیویٹ ادارہ میں خواتین کو ملازمت میں 33 فیصد فراہم کر کے ہر دفتر میں صنف نازک کی فوج ظفر موج بھرتی کرنا پڑے شاید وقت کے ساتھ یہ بھی حق تلفی شمار ہو کر پچاس فیصد حق دینا عین انصاف ہو خدا نہ کرے اگر آزاد خیال حکمرانوں کو ملک کا اقتدار بار بار حوالہ ہو تو ایک دن ملک معکوس نظام کا شکار

مردوں کو گھر میں بٹھا کر خواتین ہی کو ہر میدان کی قیادت سنبھالنا پڑے جو قیامت کی نشانی ہوگی۔

اس حقیقت کے راز کھلنے میں ابھی کچھ وقت ہے کہ عورتوں کو اقتدار میں شرکت کا موقعہ دیکر قیادت کے مواقع فراہم کرنے کے اثرات کیا ہیں؟ کہ عورتوں کو انتخابات میں 33 فیصد حق نمائندگی دینے ملک کی معاشی اور اقتصادی حالت کی بہتری میں کتنا سہارا ملتا ہے؟ یا ملک سے دہشت گردی، علاقائی اور لسانی جھگڑوں کے خاتمہ میں یہ فیصلہ کتنا محدود معاون ثابت ہوتا ہے؟ لیکن اس فیصلہ اور اس پر مرتب ہونے والے اثرات کو دیکھتے ہوئے اندازہ ہوتا ہے کہ اس سے این جی اوز کے بارے میں علماء اور دیندار لوگوں کے وہ خدشات درست ثابت ہوئے جن کا موجودہ حکمرانوں کے برسر اقتدار آنے کے بعد توقع کی جارہی تھی واقعی ان اداروں نے غیر ملکی گرانٹ لیکر حکومت کی گود میں بیٹھتے ہوئے پاکستان کے مسلمانوں کے پرامن، حیاء اور عزت کے معاشرہ میں تبدیلی کے بنیادی اہداف مکمل کر لئے اور اگلے قدم لینے پر تول رہے ہیں۔

اگرچہ ملک کے بعض علاقوں میں علماء، دیندار اور خداترس لوگوں کے مساعی جمیلہ سے ایک بڑے حلقہ نے اس اعلان کی حوصلہ افزائی نہیں کی اور نہ ان علاقوں میں مسلمان خواتین کے بے حیائی کے اس میدان میں کودنے کی ضرورت محسوس کی لیکن پھر بھی این جی اوز کو ان علاقوں میں حکومت کی چھتری کے سہارا سے اپنے مذموم اہداف پورا کرنے کا موقعہ مل سکتا ہے جہاں تک ان کی رسائی ممکن تھی نام نہاد حق نمائندگی دینے کے بعد حکومتی کارندوں کی حفاظت میں ان معصوم خواتین کے سروں سے عصمت کی چادر اتاری جاسکتی ہے جن کو آج تک غیور خواتین نے تھامے رکھی ہیں

خواتین کے حقوق کا نعرہ کسی ہمدردی یا مواسات کی ترجمان نہیں بلکہ دشمنان اسلام کا طریقہ واردات ہے جو عزت وناموس سے عاری قوم اپنی خواہشات کی تکمیل کے لئے کسی وقت بروئے کار لاسکتی ہے صنف نازک کی معصومیت سے کھیلنے، حیاء عزت اور غیرت

احساس ختم کرکے مادر پدر آزاد معاشرہ کے قیام کے لئے یہ جال بچھانا ہمیشہ کے [illegible] طریقہ کار رہا۔

مسلمان بہنوں کو یقین کرنا چاہئے کہ اگر حقوق کا مطلب یہ ہو کہ عورت معاشرہ میں [illegible] اور حیاء کی زندگی بسر کرے، بنت آدم و حواء ہونے کی حیثیت سے زندگی کے ہر شعبہ [illegible] خاوند، باپ، بھائی اور بیٹے سے شریک ہو کر اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لائے اور خاند[illegible] لئے وفادار بیوی بن کر واقعی رفیقہ حیات بننے کا مظاہرہ کرے تو ان حقوق کا محافظ صرف [illegible] صرف اسلام ہے اور اسلام ہی ایسے حقوق کی احیاء کا علمبردار ہے - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے چودہ سو سال قبل عورت پر مظالم کے خلاف آواز بلند کرکے جو منشور [illegible] کے خواتین کو ان کا جائز مقام دیا ہے دنیا کے کسی نظریہ اور آئین میں ان مراعات کی نظیر نہیں ملتی - دنیا کا وہ کونسا قائد اور رہبر ہے؟ جس نے عملی میدان میں عورتوں کو ان کے حقوق دیکر عدل و انصاف کا نمونہ پیش کیا اگر عدل و انصاف کے ترجمان خاوند کا مشاہدہ کرنا ہو تو حضرت عائشہؓ، حضرت حفصہؓ، حضرت خدیجہؓ اور دوسری امہات المؤمنین سے پوچھیں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی خلوت میں ان کے ساتھ کیسے گزری؟ [illegible] منصب نبوت کی عظیم ذمہ داریاں نبھانا اور پوری دنیا میں انقلاب برپا کرنے کے جوان مرد[illegible] سے سرشار ہو کر رات و دن اس کے لئے محنت خانگی زندگی کے حقوق کی ادائیگی کے [illegible] رکاوٹ اور مانع نہ بن سکی - آخر کار وہ کونسا خاوند ہے جو ارفع اور بلند مقام والے ہونے [illegible] باوجود بیوی کے ساتھ گھر میں جاڑو دینا عبادت سمجھے اور گھر کے کام کاج میں حصہ لینا [illegible] داری سمجھے - بلکہ اپنی منکوحہ کے جذبات کا اتنا خیال رکھے کہ حبش کی تیر اندازی کا [illegible] نفیس کرائے - اگر بیٹی کے حقوق کی پاسبانی کے علمبردار کے بارے میں دیکھنا [illegible] سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے پوچھیں کہ آپ نے ایک باپ ہونے کی [illegible] آپ کو کیا مقام دیا؟ اگر معاشرہ کی ستم زدہ بیوہ کے بارے میں پوچھنا ہو تو ان کو کیا ملتا ہے؟ تو حضرت خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا سے پوچھیں جن سے آپ نے

[illegible] سال کی عمر کے فرق ہونے کے باوجود نکاح کرکے وہ مقام دیا کہ منصب نبوت کی ذمہ داری میں حصہ دار ٹھہری ایسا ہی عورتوں پر تعلیم کے دروازے کھول کر سینکڑوں کی تعداد میں روایت کرنے والی خواتین کا علم حدیث میں بڑی خدمات کسی پر مخفی نہیں غرضیکہ زندگی کا کوئی ایسا شعبہ نہیں جس میں خواتین کو حصہ دار نہیں ٹھہرایا ہو - اگر حقوق کا دائرہ یہ ہو تو اس میں اسلام سب سے بڑا حقوق کا علمبردار ہے - کیونکہ اسلام عورتوں کے حقوق کی ادائیگی صرف اخلاقی اور قانونی ذمہ داری نہیں سمجھتا بلکہ یہ مردوں کی مذہبی اور اخروی ذمہ داری سمجھتا ہے کہ آخرت میں اس کی بازپرس ہوگی۔

لیکن اگر عورتوں کی حقوق کی حقیقت اس کے علاوہ ایسے معاشرہ کا قیام ہو جس میں عصمت کی چادر سر سے اتاری جائے - عورت نیم برہنہ لباس میں شمع محفل بنے اور ہر وقت شیطانی ذہن رکھنے والوں کی خواہش کی تکمیل کا ذریعہ ہو - ماں باپ کا مقدس رشتہ قانونی اور غیر قانونی درجوں میں تقسیم ہو - اولاد سے والدین کی مثالی محبت جائز اور ناجائز درجوں کا شکار ہو - تو اسلام کبھی ایسے حقوق کا قائل نہیں اور نہ ایک مسلمان غیور قوم سے اس کی توقع کی جا سکتی ہے - کیا یہ بھی کوئی حق ہے کہ خاوند کا اپنی بیوی، باپ، بیٹی، بھائی، بہن اور بیٹا ماں کے حقوق کا تحفظ نہ کر سکے اس کے سامنے اس کی عزت تار تار ہو اور وہ ادنی لب کشائی قانون کے خلاف سمجھے۔

یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ مجموعی طور پر ہم من حیث القوم احساس کمتری کے شکار ہیں ہم یورپ کی ہر اختیاری و غیر اختیاری حرکت کو ترقی سمجھتے ہیں چنانچہ وہ جس ڈگر پہ روانہ ہو ہم اس کو اختیار کرنا معراج سمجھتے ہیں - حالانکہ وہ لوگ زندگی کے اس تلخ تجربہ سے گذر کر رجعت قہقری کے لئے سوچ رہے ہیں اور ہم اس فرسودہ نظام کے اپنانے کے لئے تڑپ رہے ہیں۔

حکمرانوں کو ہمدردی کا یہ مشورہ ہے خدارا شیطانی افکار کی ترویج کا ذریعہ نہ بنیں ایک پرامن معاشرہ کو داؤ پر لگانے کی بجائے اس کے استحکام اور بہتری کے لئے کام کریں - اقتدار اللہ

Scanned with CamScanner

تعالیٰ کی امانت سمجھیں - پوری انسانیت کی بہتری کے لئے سوچنا اپنا شعار بنائیں - اقتدار
نشہ میں مست نہ ہوں گزرے ہوئے حکمرانوں سے سبق سیکھیں - صرف اللہ تعالیٰ
خوشنودی کو اپنا شعار بنائیں اگر احکم الحاکمین کے دربار سے قبولیت کا شرف حاصل
پوری مخلوق کے دلوں میں محبت بیٹھ سکتی ہے - ورنہ مخلوق کی خوشنودی کے خالق کو ناراض
کرنا اس کے قہر و غضب کو دعوت دینے کے مترادف ہے - جس سے بچنا پھر انسان کے بس
کی بات نہیں -

والعصر ان الانسان لفی خسر

اعلان

طالب علم کی بہتر تعلیم و تربیت اور روشن مستقبل کے متعلق ادارہ اور طلباء کے سرپرست حضرات میں احساس ذمہ داری اجاگر کرنے کے پیش نظر "یوم سرپرستان" کے نام سے ایک تقریب کا اہتمام کیا جاتا ہے - جس میں مہمان خصوصی **شیخ الحدیث حضرت مولانا انوار الحق صاحب** نائب مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ہوں گے - حسب سابق امسال بھی ۱۵ جولائی ۲۰۰۱ء بمطابق ۲۳ ربیع الاول ۱۴۲۲ھ بروز اتوار بوقت صبح ۹ بجے جامعہ عثمانیہ کی شاخ اور نئی وسیع اراضی واقع چراٹ روڈ پبی میں یہ تقریب منعقد ہوگی

طلباء کے سرپرستوں اور جامعہ کے معاونین میں سے جس کو دعوت نامہ نہ پہنچ سکا ہو - وہ اسی اطلاع کو دعوت نامہ سمجھ کر شرکت فرمائیں - (ادارہ)

ان القرآن

تلتم نفسا فادرأتم فيها، والله مخرج ماكنتم تكتمون ○ فقلنا اضربوه
ها كذالك يحي الله الموتى ويريكم ايته لعلكم تعقلون ○

ے یہودو وہ وقت یاد کرو تم (تمہارے باپ دادا) نے ایک جان مار ڈالی اور پھر اس میں
ر کے قتل کا الزام ایک دوسرے پر تھوپنے لگے - اللہ تعالیٰ کو ظاہر کرنا تھا وہ جو کچھ تم
ہے تھے - پس ہم نے حکم دیا اس لاش کو گائے کے بعض حصے سے مارو اسی طرح اللہ
مردوں کو زندہ کر کے تمہیں اپنی قدرت کی نشانیاں دکھاتے ہیں شاید تم اس میں غور
کے سمجھ جاؤ -

ان -

ے اسلاف کی تیسری کمزوری (خباثت) کا تذکرہ ہے جو دنیوی مفادات کے لئے انسانی
ری یا مالی کسی کو ناحق قتل کرنا اور جان بچانے کے لئے جھوٹ بولنا سب کچھ جائز
تے تھے - گزشتہ تفسیر کی روشنی میں ممکن ہے یہ واقعہ کی ابتداء ہو کہ بنی اسرائیل میں
شخص مارا گیا لوگ قاتل سے ناواقف تھے ورثاء دوسروں پر قتل کا دعوی کر کے جان
نے کی کوشش کر رہے تھے چنانچہ گائے کے ذبح کا حکم دیا گیا تاکہ مردہ زندہ ہو کر اپنے
تل کی نشاندہی کر سکے چنانچہ بنی اسرائیل نے گائے کے ذبح میں لیت و لعل سے کام لیکر
خر کار جب گائے ذبح کی اس کے بعض اعضاء دم یا زبان سے مردے کو مارنے کے بعد مردہ
نے زندہ ہو کر پردہ فاش کیا کہ ورثاء ہی میرے قاتل ہیں لیکن بظاہر مردہ کا اتنی لمبی مدت
گائے کے انتظار میں رکھنا مناسب نہیں اللہ تعالیٰ کی قدرت سے تو سب کچھ ممکن ہے
ر گائے ہی کے ذریعہ مردہ کو زندہ کرنے سے یہود کے اس عقیدہ کو تقویت مل سکتی ہے
مصر میں معاشرتی حالات سے متاثر ہو کر ان لوگوں نے اختیار کیا تھا گائے کی عبادت کو

Scanned with CamScanner

ذریعہ نجات سمجھ رہے تھے یہود کہہ سکتے ہیں یہی تو اس گائے کی خوبی ہے کہ ذبح کر
باوجود بھی مردوں کو زندہ کرنے میں ممد و معاون رہی۔

اس لئے مناسب یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ مستقل واقعہ ہے گائے کے ذبح کرنے
اس کا تعلق نہیں گائے ذبح کرنے میں ان کے اعتقادیات کا ایک گونہ امتحان تھا کہ
میں رہتے ہوئے ان کے پرانی نظریات کی اصلاح کہاں تک ہوئی ہے ؟ اور یہ واقعہ
جھوٹ، دوسروں پر قتل کے ناحق دعوی سے پردہ اٹھانے کے بارے میں ہے
طرف چونکہ مذکر اور مونث دونوں کی ضمیر راجع ہو سکتی ہے اس لئے ﴿اضربوہ
ببعضها﴾ میں دونوں ضمائر مقتول کے نفس کی طرف راجع ہیں۔ جب ان لوگوں
قاتل کے تعین کا مطالبہ کیا تو اللہ تعالی نے حضرت موسیٰؑ کے ذریعہ حکم دیا اس مردہ
بعض اعضاء سے دوسرے اعضاء مارے جائیں مثلاً ہاتھ کو سینہ یا منہ پر مارنے سے
زندہ ہو کر اپنے قاتل کی تعین کی چونکہ اس میں مردہ کا زندہ ہو کر متحیر العقول واقعہ
آیا اس لئی یہی ایک واقعہ قیامت میں مردوں کے زندہ ہونے پر بڑی دلیل رہی۔ یوں
تعالی مردوں کو زندہ کر کے لوگوں کو اپنی قدرت کی نشانیاں دکھاتا ہے شاید ان واقعات
دیکھ کر یہ لوگ سمجھ سکیں۔

حالت نزع کے بیان کی شرعی حیثیت

بنی اسرائیل کے اس واقعہ میں مقتول نے زندہ ہو کر جب اپنا قاتل بتایا تو اس کے بیان
وجہ سے وہ قاتل قرار دیا گیا امام مالکؒ کے نزدیک اس واقعہ کی روشنی میں حالت نزع میں
کوئی شخص بیان دے کہ مجھے فلاں آدمی نے مارا ہے اور پھر مر جائے تو متعلقہ شخص اس
کی وجہ سے قاتل متصور ہوگا حافظ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں کہ اس کی تائید انسؓ کی ایک روایت
سے بھی ہوتی ہے وہ فرماتے ہیں ایک یہودی نے ایک لڑکی کو کنگن کے لئے دو پتھر وں کے
درمیان اس کا سر رکھ کر زخمی کیا اس سے پوچھا گیا تمہارے ساتھ معاملہ کس نے کیا؟

کہا فلاں فلاں آدمی نے کیا ہے یہاں تک جب اس یہودی کا نام لیا گیا تو اس لڑکی نے سر سے
اشارہ کیا پس یہودی کو گرفتار کیا گیا جس نے اقرار کر کے اس سے بدلہ لیا گیا لیکن جمہور کے
نزدیک مقتول جب زندہ تھا تو اس کے کہنے سے ایک روپے کا اثبات مشکل تھا چہ جائیکہ
مرنے کے بعد قصاص جیسا عظیم فعل اس کے کہنے سے ثابت ہو۔
البتہ انبیاء کے فیصلہ کی نوعیت مختلف ہے بنی اسرائیل کے واقعہ میں صرف مقتول کے
بیان سے قاتل کی تعین نہیں ہوئی بلکہ اس کے پس پردہ وحی کی عظیم قوت کار فرما تھی
حضرت موسی علیہ الصلواۃ والسلام کو وحی کے ذریعہ بتایا گیا کہ مقتول کا یہ بیان درست ہے ایسا
ہی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں یہودی پر قصاص اس لڑکی کے بیان کی
وجہ سے جاری نہیں کیا گیا بلکہ قاتل کے اقرار کے بعد اس پر قصاص جاری ہوا۔ عام مقتول
کی حالت نزع کے بیان پر کھنے کے لئے ہمارے پاس کوئی دلیل نہیں پائی جاتی اس لئے اس
میں اقرار یا گواہان کے بغیر قتل کا اثبات مشکل ہے اگرچہ قانونی طور پر مقتول کی حالت نزع
کے بیان کو اعتبار دیا جا سکتا ہے لیکن اس کے بعد قاتل کو بچانے کے لئے کئی راستے پائے
جاتے ہیں۔ اس لئے وہاں پر اعتبار دینا اور نہ دینا دونوں برابر ہے جبکہ اسلامی قانون کی رو سے
قاتل کو ایک دفعہ جب مجرم قرار دیا جائے تو ورثاء کے عفو کے بغیر اس کی جان بخشنے کی کوئی
صورت نہیں پائی جاتی اسلئے اثبات کے طریقہ کار میں سنجیدگی کا راستہ اختیار کیا گیا تاکہ کسی
سے زیادتی نہ ہو۔

ثم قست قلوبکم من بعد ذلك فهی کالحجارة او اشد قسوة – وان من
الحجارة لما یتفجر منه الانهار وان منها لما یشقق فیخرج منه الماء وان منها
لما یهبط من خشیة الله وما الله بغافل عما تعملون ○

ترجمہ۔ پھر ان سب کے بعد تمہارے دل پتھر کی طرح سخت ہو گئے بلکہ اس سے بھی زیادہ
سخت رہے کیونکہ پتھروں میں کچھ ایسے بھی ہیں جن سے نہریں پھوٹ کر نکلتی ہیں اور بعض
ایسے بھی ہیں جو پھٹتے ہیں پھر ان سے پانی بہہ نکلتا ہے اور کوئی ان میں سے خدا کے خوف سے

Scanned with CamScanner

نیچے گرتے ہیں اور اللہ تعالی تمہارے اعمال سے بے خبر نہیں۔

محاسن۔

یہود سے کہا جا رہا ہے کہ ان واقعات کے بعد تمہیں ماننا چاہیئے تھا مردوں کو زندہ کرنے کے واقعات تمہاری آنکھوں کے سامنے رونما ہو رہے ہیں چاہیئے تھا کہ تمہارے دل زم ہوکر دین کی باتیں مان لیتے اور آخری پیغمبر پر ایمان لا کر اپنی آخرت سنوار لیتے لیکن اس کے باوجود تم ٹس سے مس نہیں ہوئے تم نے سنگدلی کا مظاہرہ کیا اس سے اندازہ ہوتا ہے تم سخت دل کے مالک ہو اور تمہارے دل پتھر بن کر اللہ اور اس کے رسول کی باتیں قبول نہیں کرتے یہ حقیقت شناسی کا تقاضا ہے کہ تمہارے دل پتھر سے بھی سخت ہیں کیونکہ پتھروں میں کچھ ایسے بھی ہیں جن سے بڑی بڑی نہریں پھوٹ کر نکلتی ہیں اور بعض ایسے پتھر بھی پائے جاتے ہیں جو پھٹ کر پانی مہیا کرتے ہیں اور اگر اس درجہ میں فیاضی نہ ہو پھر بھی اللہ تعالی کے خوف سے ایک جگہ سے دوسری جگہ گرتے ہیں

جمادات کا طریقہ عبادت

پتھر اگرچہ جمادات ہیں لیکن پھر بھی اللہ تعالی نے ہر چیز کو اپنی استعداد کے مطابق عبادت کے گر سکھائے ہیں چنانچہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں مکہ کے وہ پتھر اب بھی جانتا ہوں جو بعثت سے قبل مجھے سلام کرتے تھے اور جبل احد پر چڑھتے ہوئے فرمایا۔﴿جبل يحبنا ونحبه﴾ ایسا پہاڑ ہے جو ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں حجر اسود ایک پتھر ہے لیکن اللہ تعالی نے اس میں ایسی طاقت رکھی ہے کہ قیامت کے دن ہر اس شخص کے لئے گواہی دیگا جس نے اس کا بوسہ لیا ہو۔اس لئے یہ حقیقت ہے کہ دنیا میں ہر چیز رب کائنات کی عبادت میں مشغول ہے اور اللہ تعالی نے ہر ایک کو عبادت کے خاص طریقے بتلائے ہیں جن کا علم اللہ تعالی کو ہے۔

افتطمعون ان يؤمنوالكم وقدكان فريق منهم يسمعون كلام الله ثم يحرفونه

من بعد ما عقلوه وهم يعلمون o واذا لقو الذين أمنوا قالوا امنا واذا خلا بعضهم الى بعض قالوا اتحدثونهم بما فتح الله عليكم ليحاجوكم به عند ربكم افلا تعقلون oاولا يعلمون انّ الله يعلم ما يسرون وما يعلنون oومنهم اميون لا يعلمون الكتاب الا أماني وان هم الا يظنون o فويل للذين يكتبون الكتاب بايديهم ثم يقولون هذا من عند الله ليشتروا به ثمنا قليلا– فويل لهم مما كتبت ايديهم وويل لهم مما يكسبون o وقالوا لن تمسنا النار الا ايامامعدوة – قل اتخذتم عند الله عهدا فلن يخلف الله عهده ام تقولون على الله مالا تعلمون o بلى من كسب سيئة واحاطت به خطيئته فاولئك اصحب النار هم فيها خلدون o والذين امنوا وعملوالصلحت اولئك اصحب النار هم فيها خالدون o

ترجمہ۔(اے مسلمانو) کیا اس کے باوجود تم یہ توقع رکھتے ہو کہ یہ لوگ تمہارے کہنے پر ایمان لائیں گے۔ حالانکہ ان میں سے ایک گروہ کا کردار یہ رہا کہ اللہ تعالی کا کلام سن کر خوب سمجھنے کے بعد دیدہ ودانستہ اس میں تحریف کی۔اور جب کبھی ان کا مسلمانوں سے آمنا سامنا ہوتا ہے تو کہتے ہیں ہم ایمان لائے اور جب باہمی طور پر ایک دوسرے سے تنہا ہوتے ہیں تو کہتے ہیں کیا تم ان کو راز کی وہ باتیں بتاتے ہو جو اللہ تعالی نے تم پر کھول دی ہیں تاکہ وہ اس سے کل تمہارے رب کے روبرو الزام دینے لگیں۔کیا تم اس کے نتائج سے ناواقف ہو۔کیا یہ لوگ نہیں سمجھتے کہ بے شک اللہ تعالی وہ سب کچھ جانتے ہیں جو یہ لوگ چھپاتے ہیں اور ظاہر کرتے ہیں۔اور بعض ان میں سے ان پڑھ ہیں جنہیں بے بنیاد آرزوں کے علاوہ اور کوئی علم نہیں اور ان میں بھی خود ساختہ باتوں کے شکار ہیں پس ان لوگوں پر افسوس ہے جو اپنے ہاتھ سے کتاب لکھ کر اللہ تعالی کی طرف سے منسوب کرتے ہیں تاکہ اس سے مادی مفادات حاصل کر سکیں پس لعنت ہو ان کے خود ساختہ لکھائی اور آمدنی پر۔اور یہ بھی کہے

نے اللہ تعالیٰ سے اس پر کوئی معاہدہ کیا ہے پس وہ تو معاہدہ کی خلاف ورزی نہیں کرے
تم اللہ تعالیٰ کی طرف ایسی باتیں منسوب کرتے ہو جنہیں تم خود نہیں جانتے تم اور
یوں نہیں جیسے تم کہتے ہو بلکہ قانون یہ ہے جو شخص عظیم گناہ (کفر) کرے اور
تک اس کو گھیرے رکھ کر توبہ کی توفیق نہ ملے پس وہ لوگ جہنمی ہیں ہمیشہ کے لئے
رہیں گے اور جو لوگ ایمان لا کر نیک اعمال کریں وہ جنت والے ہیں ہمیشہ اس میں رہیں

محاسن۔

عرب پر یہود کا علمی رعب چھایا ہوا تھا ان کی ادنی حمایت سے معاشرہ پر بڑا اثر ہوتا
طبعی طور پر مسلمان یہ خواہش رکھتے تھے کاش یہ لوگ مسلمان ہوں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں
اے مسلمانو! کیا تم ان حالات کے باوجود ان کے ایمان لانے کی توقع رکھتے ہو ان کی
پرستی کے پیش نظر یہ خیال بے سود ہے کہ تمہاری دعوت پر یہ لوگ ایمان لائے
قرآن مجید ان کے معاشرتی حالات کے تناظر میں پانچ جماعتوں میں ان کی تقسیم کرتا ہے
ایک جماعت خود غرضی، لالچ اور دنیوی مفادات کے حصول کے لئے نت نئے طریقے
رہی ہے۔

یہود کی پانچ جماعتوں کا تذکرہ

نوع ثانی یعنی موجودہ یہود کے آباؤ اجداد کے تین خباثتوں کے تذکرہ کے بعد موجودہ بنی
اسرائیل کی پانچ جماعتوں کا تذکرہ سے بنیادی طور پر یہ بتایا جارہا ہے کہ اسلاف کی کجروی
دین دشمنی ان میں موروثی طور پر چلی آرہی ہے ان کے ہاتھوں سے انبیاء کو جتنی تکالیف
ملیں یہ لوگ بھی اس راستہ کے مسافر ہیں۔

(۱) تحریف کرنے والا گروہ۔

پہلی جماعت محرفین کی ہے یہ وہ لوگ تھے جو توریت کے الفاظ میں دیدہ دلیری سے تبدیلی

رہے ان کو یقین تھا اگر توریت کے اصل احکام سے یہ لوگ واقف ہوں تو پھر یہ
نہیں رہیں گے اور ایمان لانے کے لئے مجبور ہوں گے جس سے ہماری چودھراہٹ
ہو جائے گی مثلاً توریت میں یہ پیشگوئی کی گئی تھی کہ آخری پیغمبر خوبصورت چہرہ
پیچ دار بال، سیاہ آنکھیں، میانہ قد اور گندمی رنگ والا ہوگا کوئی شخص یہ نشانیاں پڑھ
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچاننے میں کوئی دقت محسوس نہیں کرے گا۔
لئے ان لوگوں نے ان میں تبدیلی کر دی۔ وہ لمبے قد، نیلی آنکھیں، سیدھے بالوں والا
ظاہر ہے کہ ان خود ساختہ اوصاف کی تطبیق مشکل تھی۔ قرآن نے یہ بھی واضح کیا کہ
تحریف سے یہ لوگ خود بھی آگاہ تھے کہ اصل حقیقت کیا ہے؟ اور ہم جو کچھ کہہ رہے
ہے کیا ہے؟

(۲) منافقین۔

دوسرے وہ لوگ تھے جو اپنے آپ کو حالات کے ساتھ چلنے والے کہہ کر صریح غلط فہمی
پھیلاتے تھے۔ معاشرہ پر ان کی نظر تھی اور ہر گروہ سے ساتھ چلنے کے قائل تھے جسے
بانی لوگ بھی کہا جاسکتا ہے یہ جب مسلمانوں سے ملتے تو کہتے ہم ایمان لائے ہیں اور
آپ کے ساتھ ہیں۔ ممکن ہے بسا اوقات اعتماد دلانے کے لئے یوں بھی کہہ دیئے کہ آخری
نبی کی صفتیں ہماری کتاب میں ہیں لیکن جب یہ اپنے ہم خیال لوگوں سے تنہائی میں ملتے اور
معلوم ہوتا کہ ان لوگوں نے مسلمانوں کو جا کر اپنی کتاب کی باتیں سنائی ہیں تو یہ لوگ
ڈانٹتے اور کہتے کیا تم مسلمانوں کو راز کی باتیں بتاتے ہو اگر یوں کرو گے کل خدا کے دربار
میں تمہارے خلاف بیان دیں گے کیا تم ان حالات کو نہیں سمجھتے ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں
ان کی خوش فہمی ہے کیا ان کو پتہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ ظاہر اور باطن کی تمام حقائق سے باخبر
ہے اگر یہ لوگ توریت کے علوم و معارف مسلمانوں کے سامنے رکھنے میں بخل سے کام لینگے
تو اللہ تعالیٰ خود ان کو وحی کے ذریعہ تمام حالات آشکارہ کریں گے چنانچہ یہی ہوا کہ توریت

Scanned with CamScanner

کے وہ حقائق قرآن نے ظاہر کئے جو یہود ظاہر کرنا نہیں چاہتے تھے

(۳) علم سے نابلد ﴿امی﴾

تیسری جماعت ان عوام کی ہے جو خود ساختہ افکار و نظریات پر ڈٹے ہوئے ہیں علماء سوء نے ان لوگوں کو ورغلانے کے لئے چند بے بنیاد باتیں ان کو یاد کرائی ہیں جو ان کی زندگی کا گرانقدر سرمایہ ہے علم و دانش سے ان کو دور رکھا ہے کیونکہ اگر ان لوگوں پر علم کے دروازے کھل جائیں تو علماء سوء کے دجل و تلبیس سے پردہ اٹھ جاتا جھل اس جماعت کی بنیادی بیماری ہے وہ اپنے مذہبی چودھریوں کے علاوہ کسی دوسرے کی بات ماننے کے لئے تیار نہیں

(۴) قلمی فنکار

یہ وہ جماعت تھی جو یہودیت کے لئے صحافت کے میدان میں کام کر رہی تھی یہ لوگ اپنی خود ساختہ باتوں کو وحی الہی سے موسوم کرتے - رات بیٹھ کر تحریر تیار کرتے اور صبح لوگوں میں یہ مشہور کرتے کہ یہ توریت کا حصہ ہے اور خدا نے نازل کیا ہے یہ لوگ زیادہ خطرناک تھے ان کو جھوٹ بولنے اور عوام کو دھوکہ دینے کا معاوضہ بھی ملتا اس لئے ان کی تمام زندگی دنیا کے لئے تھی چونکہ اللہ تعالی کی طرف خود ساختہ باتوں کی نسبت کرنا بڑی جرأت تھی اس لئے قرآن نے ایسی محنت اور آمدنی پر لعنت بھیجی جس کی وجہ سے انسان ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھے -

(۵) صاحبزادوں کی جماعت

یہ یہود کے ان خواص کی جماعت ہے جو اکابرین کے کارناموں پر ناز کر کے دھوکہ میں تھے یہ کبھی اللہ میاں سے رشتہ جوڑتے کہ ہم جو کچھ بھی کریں اللہ تعالی ہمیں سزا نہیں دیں گے کوئی اپنے بیٹے کو سزا نہیں دیتا ہے ہم اس کے لاڈلے ہیں کبھی یہ کہتے کہ ہم تو جنت کے لئے پیدا ہوئے ہیں ہم جہنم میں کیا کریں گے پھر بھی اگر ہمیں اسلاف کے جرائم اور ...

...یوں کی وجہ سے چند ایام جہنم جانا پڑے وہ گنتی کے چند دن ہوں گے قرآن نے ان کے خود ساختہ نظریہ پر تردید کر کے کہا یہ تم غلط کہہ رہے ہو انسان کی نجات کے فیصلے اس کی ذاتی محنت پر ہوتے ہیں - یہ قانون ہے جو کفر کرے گا اور زندگی بھر اس کو توبہ کی توفیق نہ ملی ان کے اس بڑے گناہ کفر نے اس کو تمام عمر پھیر لیا یقیناً اس کا ٹھکانا جہنم ہے جس میں ہمیشہ کے لئے رہے گا اور جس نے ایمان لا کر نیک عمل کیا تو اس کا انجام جنت ہے جس میں ہمیشہ کے لئے رہنا ہو گا-

قرآن نے یہود کی یہ پانچ جماعتیں بیان کر کے مسلمانوں کے وہ تمام توقعات ختم کر دیئے جو ان لوگوں کے ایمان سے وابستہ تھیں جب عوام و خواص جاہل اور پڑھے لکھے سب لوگ دنیا کے پیچھے لگے ہوں الگ الگ محنتوں کا مقصد صرف اور صرف دنیا ہو تو پھر ایمان لانے کے لئے کیسے تیار ہوں گے ؟

اظہار تشکر

ادارہ ملک کے نامور دانشور اور مایہ ناز محقق جناب پروفیسر **فیض اللہ منصور** صاحب ڈی آئی خان کا شکریہ ادا کرنا اپنا فریضہ سمجھتا ہے جنہوں نے جامعہ عثمانیہ پشاور کو اپنے علمی سرمایہ کا بہترین مصرف جان کے نادر کتب کا عظیم کتب خانہ وقف کر کے جامعہ کے حوالہ کیا - ادارہ اس میں آپ کے برخوردار صاحب، جناب فصیح الزمان صاحب اور جناب عبدالمنان صاحب کا بھی شکر گزار ہے جن کے مساعی جمیلہ سے موصوف کا گرانقدر سرمایہ جامعہ کو ملا - بحمد اللہ ابھی جامعہ کا کتب خانہ بہترین مراجع و ماخذ کے مجموعہ پر مشتمل ہے جس سے درجہ تخصص فی الفقہ الاسلامی والافتاء کی ضرورت کافی حد تک پوری ہو سکتی ہے

(ناظم کتب خانہ جامعہ عثمانیہ)

Scanned with CamScanner

ماحولیات اور اسلام

سرزمین خان
لیکچرار اسلامیات
سیدو میڈیکل کالج
سیدو شریف سوات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے انسان کو پیدا کر کے ساری مخلوقات کو اس کی خدمت میں لگا دیا۔ اسے اشرف المخلوقات کا درجہ دے کر ساری کائنات کو اس کے لئے مسخر کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے زمین پیدا کر کے اس کی سطح کو انسان اور دوسرے جانداروں کے لئے نہایت مناسب اور موزوں بنایا اس میں انسان اور دوسرے جانداروں کی زندگی کی بقاء کے لئے تمام ضروری اشیاء پیدا فرما دیں۔ ان آفاقی نعمتوں کی طرف اللہ تعالیٰ نے بجا طور پر مندرجہ ذیل آیت مبارکہ میں اشارہ فرمایا ہے۔

الذی جعل لکم الارض فراشاً والسماء بناء وانزل من السماء ماء فاخرج به من الثمرات رزقالکم

ترجمہ۔ یعنی رب وہ ذات ہے جس نے بنایا تمہارے لئے زمین کو فرش اور آسمان کو چھت اور برسایا آسمان سے پانی پھر اس پانی کے ذریعے پر وہ عدم سے نکالی پھلوں کی غذا تمہارے لئے (سورہ بقرہ ۲۲)

جیسا کہ خالق کائنات نے اس آیت میں واضح فرما دیا انسان کے لئے زمین ایسی موزوں پیدا کر دی گئی جو نہ پانی کی طرح نرم ہے جس پر کہ انسان نہ ٹھہر سکے اور نہ لوہے اور پتھر کی طرح سخت ہے جس کو انسان اپنی ضرورت کے لئے استعمال نہ کر سکے بلکہ نرمی اور سختی کے

درمیان ایسا پیدا فرمایا جو انسان کی ضروریات کو پورا کر سکے اسی طرح دوسری نعمتیں پیدا فرما دیں یعنی آسمان کو چھت بنایا پانی برسایا اور اس پانی کو پھل اور دوسری غذائی اشیاء کی پیداوار کا ذریعہ بنایا تاکہ انسان کی غذا کا جو کہ اس کی زندگی کے لئے ضروری ہے مؤثر طور پر انتظام ہو سکے۔ زمین کی اس حقیقت کو کہ وہ زندہ انسانوں کی رہنے کے لئے ہر لحاظ سے کافی ہے اور مردہ انسانوں کو بھی اپنے سینے سے لپیٹ لیتی ہے۔ مندرجہ ذیل آیت مبارکہ میں واضح فرمایا گیا ہے۔

الم نجعل الارض کفاتاً ٥ احیاء و امواتاً

ترجمہ۔ کیا ہم نے زمین کو زندوں اور مردوں سب کے لئے کافی نہیں بنایا۔ (المرسلات ۲۵-۲۶)

خالق کائنات نے انسانی ضروریات کی فراہمی کا پورا بندوبست زمین کے اندر کر دیا ہے۔ بنیادی ضروریات سے لے کر سیر و تفریح کی اشیاء تک انسان کو زمین سے حاصل ہو سکتی ہیں یہی ایک ایسا گودام ہے جو کبھی خالی ہونے والا نہیں ہے۔ بات صرف اتنی سی ہے کہ اس گودام کو اپنی ضروریات کے لئے مناسب طریقہ پر استعمال کر لی جائے۔ اس بڑی نعمت کی طرف اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے مندرجہ ذیل آیت مبارکہ میں اشارہ فرما دیا ہے۔

ولقد مکنکم فی الارض وجعلنالکم فیھا معایش (اعراف ۱۰)

ترجمہ۔ اور پھر ہم نے تمہارے لئے اس میں زندگی کی ضروریات رکھ دی ہیں۔

اس کے علاوہ مندرجہ بالا انعامات و اکرامات کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے کائنات کے وسیع وسائل اور زبردست طبعی مظاہر کو انسان کی ضروریات کی تکمیل اور استفادے کے لئے مسخر کر دیا۔ چنانچہ فرمایا

اللہ الذی سخرلکم البحر (الجاثیہ ۱۲)

ترجمہ۔ اللہ وہ ہے جس نے بس میں کر دیا تمہارے دریا کو

وسخرلکم الشمس والقمر دائبین وسخرلکم الیل والنھار (ابراہیم ۳۳)

ترجمہ - اور کام میں لگا دیئے تمہارے سورج اور چاند کو ایک دستور پر برابر اور کام میں لگا
تمہارے رات اور دن کو-

بلکہ یہاں تک فرمایا کہ

وسخرلکم ما فی السموات وما فی الارض (الجاثیہ ۱۳)

ترجمہ - اور کام میں لگا دیا تمہارے جو کچھ ہے آسمانوں میں اور زمین میں

مذکورہ بالا آیات مبارکہ سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ زمین و آسماں بلکہ ساری کائنات
خالق کائنات نے انسان کے لئے مسخر کر دیا- سورج کی حرارت جسمانی صحت کے لئے
ضروری ہے -اس سے پودے ضروری توانائی حاصل کر کے اپنی خوراک بناتے ہیں جو
روئے زمین پر دوسرے جانداروں کی خوراک کا ذریعہ ہے - دریاؤں کو مسخر کر دیا جس میں
لاکھوں ٹن وزنی جہاز چلتے ہیں رات اور دن کو بھی مسخر کر دیا اور ہوا کو بھی مسخر کر دیا جو
انسانی بنیادی ضروریات میں سے ہے وغیرہ وغیرہ-

اللہ تعالی کے عطا کردہ علم کے مطابق انسان کو یہ بات اچھی طرح معلوم ہے کہ اس کی زندگی
کا دارومدار اس طبیعاتی ماحول پر ہے -اسی ماحول سے اسے پینے اور صفائی کے لئے پانی، سانس
لینے کے لئے ہوا، سورج سے حرارت اور روشنی، نباتات اور حیوانات سے غذا اور پہننے کے
لئے لباس اور دوسری ضروری چیزیں حاصل ہوتی ہیں - جیساہ اوپر ذکر کیا جا چکا ہے- کہ یہ
ساری چیزیں اللہ سبحانہ وتعالی نے انسان کے کام اور خدمت میں لگا دی ہیں لہذا انسان اللہ
تعالی کی عطا کردہ قوت وصلاحیت کو بروئے کار لا کر اپنی ضروریات کو مختلف طریقوں سے پورا
کر تا رہا ہے - مثلاً پانی حاصل کرنے کے لئے کنویں کھودے - سواری اور خدمت لینے کے
لئے مویشیوں کو پالا، زمین میں فصلیں بو دیں اور باغ لگوائے وغیرہ وغیرہ -انسان کی ان
کاوشوں میں یہ حقیقت بھی نمایاں طور پر واضح ہے کہ انسان دراصل زمین کی طرف منسوب
ہے اسی سے اس کو پیدا کیا گیا ... قرآن حکیم کی

...ذیل آیت اس حقیقت پر روشنی ڈالتی ہے-

...من الارض واستعمرکم فیھا (ھود ۶۱)

...بنایا تم کو زمین سے اور بسایا تم کو اس میں

...کو اس کی محنت ومشقت کا صلہ ملنا عین انصاف کا تقاضا ہے -انسان اگر اپنی طبعی
...بقید حیات ہے تو زندگی کی گاڑی کو رواں دواں رکھنے کے لئے اپنی صلاحیت و
...کے مطابق کام ضرور کرے گا جس میں زمین کو آباد کرنا اس میں فصل بونا وغیرہ شامل
...اور حقیقت ایسے ہی لوگ زمین میں اپنی محنت کا پھل پالینے کے مستحق قرار پائیں
...قرآن حکیم میں ایسے لوگوں کی پر زور تائید کی گئی ہے -جو اللہ کی زمین کو آباد کرتے ہیں
...انسانی بھی ایسے بے شمار اقوام کی اس صفت وہمت کی شاہد ہے -زمین میں بقا کا
...صرف وہی ہوتا ہے جو اسے آباد کرنے کی صلاحیت اور ہمت رکھتا ہے - قرآن پاک
...رشاد ہے-

...الارض یرثھا عبادی الصلحون

...آخر زمین پر مالک ہوں گے میرے نیک بندے (انبیاء ۱۰۵)

...روم میں ارشاد ہوا-

...الارض و عمروھا

...اور جوتا انہوں نے زمین کو اور بسایا اس کو (سورۃ روم ۹)

...ظاہر ہے کہ ایسے لوگوں نے زمین مین محنت کی اس کو آباد کیا زمین کو کھود کر اس سے پانی
...اس سے باغات اور کھیتوں کو سیراب کیا - چھپے ہوئے معاون سے سونا چاندی اور
...قسم کی معدنی اشیاء کو نکالنا اور اسے انسانی تصرف میں لانا یہ سب اس آباد کاری میں
...ہیں-

ماحول کا توازن-

اسلام دین فطرت ہے اور بجا طور پر ساری کائنات کا مذہب ہے کیونکہ اس کی
اصطلاحی معنی میں یہ حقیقت عیاں ہے یعنی تسلیم کرنا اور اطاعت کرنا اور اللہ تعالیٰ کی
کی بے چوں و چراں اطاعت کرنا- چونکہ ساری کائنات بشمول زمین و آسمان،
نباتات، جمادات وغیرہ خالق کائنات کی اطاعت میں لگے ہوئے ہیں لہذا وہ بجا طور
ہیں -اس حقیقت کو ہم اس طرح واضح کر سکتے ہیں کہ ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا میں جتنی
ہیں سب ایک قاعدے اور ضابطے کے پابند ہیں -زمین اپنی خاص رفتار کے ساتھ اپنے
میں گھوم رہی ہے -اس کے لئے جو رفتار اور وقت مقرر ہے یہ اس کے تابع ہیں- چاند
تارے اور سورج سب ایک زبردست قاعدے میں اس طرح بندھے ہوئی ہیں کہ بال برابر
بھی جنبش نہیں کر سکتے -اسی طرح پانی، ہوا، روشنی، حرارت وغیرہ سب ایک ضابطے کے
پابند ہیں- جمادات اور نباتات بھی قدرت کے قانون کے ضابطے کے خلاف نہیں چل سکتے
خود انسان کی بھی یہ حالت ہے اس کا جسم اور اس کے جسم کے تمام اعضاء قدرت کی
کے پابند ہیں- انسان ایک مقررہ وقت تک سانس لیتا ہے دنیا میں وقت گزارتا ہے اور
ایک خاص مقررہ وقت پر اس دنیا سے چلا جاتا ہے - یہ زبردست قانون جس کی بندش
بڑے بڑے سیاروں سے لے کر زمین کا ایک چھوٹے سے چھوٹا ذرہ تک جکڑا ہوا ہے- ایک
بڑے حاکم کا بنایا ہوا قانون ہے - دوسرے الفاظ میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ کائنات
و مربوط طور پر تخلیق کی گئی ہے -اس کے طبیعی، کیمیائی اور حیاتیاتی اصول و ضوابط میں
قسم کا انتشار اور بد نظمی نہیں ہے جو یقیناً ایک عظیم ہستی کی کار فرمائی کا نتیجہ ہے- ان
ضوابط کی تعبیر قرآن میں ﴿میزان﴾ کے نام سے کی گئی ہے

ارشاد باری تعالی ہے

الله الذی انزل الکتب بالحق والمیزان وما یدریك لعل الساعة قریب

اللہ ہی نے کتاب اور میزان کو ٹھیک ٹھیک مطابقت کے ساتھ اتارا ہے اور تجھے کیا
معلوم ہو (قیامت) قریب ہی ہو (شوری ۱۷)

میزان سے مراد یہ ہے کہ کائنات کی تمام اشیاء میں نظم اور ضبط پایا جاتا ہے
حیات کی بھی نمایاں خوبی یہ ہے کہ اس میں زندگی کے مختلف پہلوؤں کے
حسین توازن پایا جاتا ہے - مذکورہ بالا سطور میں یہ حقیقت ثابت کرنے کی
کوشش کی گئی ہے کہ اس ساری کائنات اور جو چیزیں اس میں موجود ہیں ایک توازن
منظم طریقے پر کام کر رہے ہیں -اسلام دین فطرت ہے دین کائنات ہے
زمین و آسمان کا اور ان سب چیزوں کا جو ان کے درمیان ہے لہذا کائنات میں
اعتدال اور کائنات کے مذہب یعنی اسلام میں توازن اور اعتدال ثابت ہو جاتا ہے

تعالیٰ کا ارشاد ہے-

لقد ارسلنا رسلنا بالبینت وانزلنا معھم الکتب والمیزان لیقوم الناس
بالقسط

- ہم نے اپنے رسول واضح نشانیاں دے کر بھیجے اور ان کے ساتھ کتاب (قانون
شریعت)
اور میزان عدل) نازل کیا تا کہ لوگ انصاف پر قائم رہیں -(الحدید ۲۵)
میزان دراصل انصاف اور توازن کو کہتے ہیں -
دین فطرت یعنی اسلام کی تعلیمات میں اعتدال و توازن کا رنگ نمایاں ہے حضور ﷺ نے
فرمایا ﴿میں تو سوتا بھی ہوں اور نماز بھی پڑھتا ہوں روزہ بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا
ہوں اور عائلی زندگی بھی گزارتا ہوں -﴾
اسلام نے وسائل کے استعمال میں کنجوسی اور اسراف دونوں کی ممانعت کر کے معاشی زندگی
میں اعتدال کی روش کی تلقین کی- آپ ﷺ نے فرمایا-
خیر الامور اوسطھا — ہر ایک کام میں اوسط اور درمیانہ درجہ بہت ہی اچھا ہے

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید فرمایا کہ اعتدال نبوت کا ایک حصہ ہے۔اسی طرح
نے اپنے پیروکاروں کو زندگی کے ہر شعبے میں مکمل اعتدال کی تلقین کی ہے۔اسی
اعتدال اور توازن کا رنگ انسان کے جسم میں تمام کائنات میں اور اسی طرح ماحول
مقصود و مطلوب ہے۔

مذکورہ بالا سطور سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ کائنات کے مختلف مظاہر یا سلسلوں میں جو
انسان بھی شامل ہے۔اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ توازن یا میزان کو جانا جاسکتا ہے۔اسی
صحت کے توازن کا نظریہ اخذ کر سکتے ہیں جو انسانی زندگی کے معاملات کو درست رکھ
اس کی صحت و سلامتی کا تحفظ کرتا ہے لہذا اس سے ہم ماحول کے توازن کا نظریہ بھی
سکتے ہیں۔

﴿ماحول میں بھی ایک باریک میزان اور گہرا حرکی توازن پایا جاتا ہے جس کے تحفظ کے
اس کے اعتدال کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے﴾

ماحول کے توازن کا تعلق چونکہ براہ راست صحت کے توازن کے ساتھ ہے لہذا ماحولیاتی
توازن کو سمجھنے کے لئے صحت کے توازن کا مفہوم سمجھنا ضروری ہے۔مشہور فقیہ طبیب ابن
رشد نے آٹھ سو سال پہلے صحت کی تعریف یوں کی تھی۔

﴿صحت عضو کی اس کیفیت کا نام ہے جس کی بدولت وہ اپنا طبعی عمل انجام دیتا ہے۔یا
اثر قبول کرتا ہے﴾

علی ابن عباس نے ہزار سال قبل صحت کی تعریف یوں کی ﴿جسم کی ایسی حالت ہوتی
جس میں اس کے طبعی دائرے کے اعمال انجام پاتے ہیں﴾

ابن نفیس کی سات سو سال پہلے رائے کے مطابق ﴿یہ بدن کی ایسی کیفیت ہوتی ہے جس
میں اعمال اپنی حد تک درست انجام پاتے ہیں اور بیماری اس کی متضاد کیفیت کا نام ہے۔

ابن عباس نے نہایت اختصار سے یوں تک کہا ﴿صحت بدن کے توازن کا نام ہے﴾

یوں یہ ایک ایسا ترازو ہے جو اعتدال کے دونوں حدوں کے درمیان اوپر نیچے ہوتا رہتا ہے۔

اعتدال اور میزان پر انسانی صحت کا دارومدار ہے افراط یا تفریط کی صورت میں صحت کی
میزان بگڑ سکتی ہے۔اور نتیجہ بیماری ہوگی مثال کے طور پر دل کی حرکت خون کا دباؤ خون کی
اعتدال سے کھانا، نفس کا مزاج، دماغ کی لہریں وغیرہ وغیرہ۔صحت کے توازن کا
مفہوم مسلمان اطباء نے اللہ تعالیٰ کے ان ارشادات سے اخذ کیا تھا جن میں اللہ
نے کائنات کے مختلف نظاموں میں قائم توازن اور اعتدال کا ذکر فرمایا ہے۔
ارشاد ہوا

والسماء رفعها ووضع الميزان o الا تطغو فی المیزان o واقیمواالوزن
بالقسط ولا تخسروا المیزان o)

ترجمہ: اور آسمان کو اونچا کیا اور اس نے میزان قائم کر دی پس تم میزان میں خلل نہ ڈالو اور تم
انصاف کے ساتھ ٹھیک ٹھیک تولو اور ترازو میں ڈنڈی نہ مارو۔

(رحمٰن ۷-۹)

اسی طرح ماحول کی صحت کا ہی محفوظ سرمایہ ہوتا ہے جو ہر خرابی کو درست کرنے کا ضامن
ہوتا ہے، لہذا اس سرمائے کی حفاظت، اس کو تقویت دینا اسلامی تعلیمات کا اہم حصہ ہے
بلکہ اسی سرمائے میں کمی، بیشی یا خرابی اس خوبصورت توازن یا میزان کو بگاڑ دے گا جن
کا مذکورہ بالا آیت میں منع کر دیا گیا ہے کہ اس توازن یا میزان کو خراب نہ کیا جائے۔

ابن سینا نے ماحول اور انسان سے متعلق کچھ عوامل کا ذکر کیا ہے، جن میں کمی یا
بیشی یا خرابی صحت کے توازن کو خراب کر سکتی ہے اور صحت کے سرمائے کے تحفظ کے
حوالے سے اسلام نے انسانوں پر واضح کر دیا ہے کہ اس کے جسم کا بھی اس پر حق ہے لہذا
صحت کے سرمائے کی حفاظت بھی ضروری ہے، عبداللہ بن عمرو سے مروی ہے کہ آپ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ تیرے جسم کا تجھ پر حق ہے

(متفق علیہ)

وہ عوامل جو انسان کے احوال سے متعلق ہیں یا انسان کے ماحول کا حصہ ہے جن

Scanned with CamScanner

کے بگڑنے سے صحت کا توازن ہلکا اور درست ہونے سے یہ توازن درست ہو گا ان کے
خیال میں مندرجہ ذیل ہیں۔

ہوائیں اور ان کے متعلقات، کھانے، پانی، مشروبات اور ان سے متعلق اشیاء
قضائے حاجت، شہر اور آبادیاں اور ان سے متعلق اشیاء، بدن اور نفسیاتی حرکات و سکنات
جن میں نیند، بیداری، عمروں کی تبدیلی اور اختلاف وغیرہ نیز مختلف جنسیں، صنعتیں اور
عادات

روئے زمین پر انسان کے پیدائش کے دن سے ہی اس کا ماحول اس پر نہایت شفیق اور مہربان ہے، اس کے روزمرہ اور بنیادی ضروریات کو مہیا کرنے میں اور اسے ہر آسائش مہیا کرنے میں انسان کا ماحول انسان کا ایک بہترین دوست اور محسن ثابت ہوا ہے، اس حوالے سے اس حقیقت کو بھی ہم نظر انداز نہیں کر سکتے کہ انسان ماحولیات کی یہ ساری اشیاء انسان کے لئے خالق کائنات نے مسخر کر کے اس کی خدمت میں لگادی ہیں وقت کے ساتھ ساتھ جوں ہی انسان ترقی کے منازل طے کرتا رہا نئی نئی ایجادات کرتا رہا یہاں تک کہ جدید صنعتی دور میں داخل ہوا تو اس کی ترقی کے ثمرات اگر اس کو جدید ترین آسائشوں اور سہولتوں کی شکل میں حاصل ہو گئے مگر اس کا منفی اثر اس کے پر فیض اور محسن ماحول کو اپنی گرفت میں لئے ہوئے ہے، اس خوبصورت اور حسین ماحول کی خوبصورتی کافی حد تک برقرار نہ رہی، اس بگاڑ اور بربادی میں انسان کی غفلت اور کوتاہیوں کا بڑا ہاتھ رہا ہے ان کوتاہیوں اور غلطیوں کی فہرست بہت طویل ہے، مگر اصل بنیادی کردار اس میں تیز تر بے ہنگم صنعتی ترقی، آبادی کی زیادتی، دور جدید کے تباہ کن آلات وادویات وغیرہ نے ادا کر دی ہے اور یہ سب کچھ گزشتہ دو صدی پر محیط ہے

اسلام دین فطرت ہے یہ خوبصورت اور عالمگیر دین انسان کی زندگی کے ہر معاملے میں رہنمائی کرتا رہا ہے، اللہ کی شریعت جو انسانوں کی دین و دنیا کی بھلائی کے لئے آئی ہے لوگوں کو اپنے ماحول کو تباہی و بربادی سے بچانے، خود اپنے آپ کو، اپنے انسان بھائیوں کو اور غرض

تمام جانداروں کو ان تباہ کاریوں سے بچانے میں اپنا بھرپور کردار ادا کرتی ہے، ماحول کی بگاڑ اور تباہ کاریوں کے جو مضر اثرات انسان زندگی پر اثر انداز ہوتے ہیں اور دوسرے جاندار بھی اس میں بالعموم شامل ہیں وہ انسانوں اور دوسرے جانداروں کی صحت و سلامتی ہے بلکہ بعض حالات میں تو وہ در حقیقت زندگی اور موت کا مسئلہ بن گیا ہے، ان حالات میں اسلام انسانیت کی بھرپور رہنمائی کرتا نظر آتا ہے محسن انسانیت رحمت للعلمین ﷺ نے انفرادی اور اجتماعی ضرر سے منع فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا نہ خود کو ضرر دو نہ دوسروں کو"

(ابن ماجہ، دار قطنی، احمد)

آپ ﷺ ماحول کو صاف رکھنے اور اسے آلودہ نہ کرنے کی تلقین کیا کرتے تھے، ارشاد فرمایا "راستے سے موذی چیز دور کرنا صدقہ ہے" (بخاری) نیز آپ ﷺ نے فرمایا "تم میں سے کوئی ٹھیرے ہوئے پانی میں ہرگز پیشاب نہ کرے" (ابن ماجہ)

نیز ارشاد فرمایا لعنت کی دو باتوں سے بچو، انہوں نے سوال کیا اور لعنت کی دو باتیں کیا ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا، وہ جو لوگوں کے راستے میں اور ان کے سائے میں پاخانہ کرتا ہے (مسلم)، ایک اور حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا "تم لعنت کی تین باتوں پانی مقامات، گزرگاہ کے درمیاں اور سائے میں پاخانہ کرنے سے پرہیز کرو۔ (ابو داؤد)

ایک طرف اگر انسان دور جدید کے صنعتی ترقی کے باعث مختلف قسم کی سہولیات اور آسائشوں کے مزے لے رہا ہے مثلاً سفر کے لئے ہوائی جہاز، گاڑیوں جس سے فاصلے مختصر کر رہ گئے ہیں، مختلف ضروریات کے لئے کارخانے وغیرہ وغیرہ تو دوسری طرف یہ بھی حقیقت ہے کہ انسان ان سہولیات اور آسائشوں کی بہت بھاری قیمت بھی ادا کر رہا ہے اور یہ بھاری قیمت انسان کی ایمان کے بعد سب سے بڑی نعمت ہے جیسا کہ حضور ﷺ کا ارشاد ہے جو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے کسی کو ایمان کے بعد صحت وعافیت سے بہتر کوئی چیز نہیں ملی۔ (ابن ماجہ)

اور انسان کو حکم الٰہی ہے کہ زمین کو آباد کرو [illegible] تمام وسائل اور صلاحیتوں کو بروئے کار

Scanned with CamScanner

لائے تو اس کے ساتھ انسان پر یہ بھی لازم ہے کہ وہ اس کار خیر کو بجالاتے ہوئے گردوپیش ماحول کی خوبصورتی اور اعتدال کا خیال رکھے اور ان عوامل اور حرکات سے سے کام نہ لے جو بالواسطہ یا بلاواسطہ اس خوبصورت اور دلکش ماحول کی خرابی اور بگاڑ کا سبب ہو، اسلام نے زمین میں فساد برپا کرنے سے منع فرمایا ہے اور اسی حوالے سے ماحول کی بھی اس فساد کے مفہوم میں داخل ہے، ارشاد باری تعالی ہے

تم اللہ کا دیا ہوا رزق کھاؤ پیو اور زمین میں فساد مت برپا کرو (بقرہ 40)

تمام انبیاء کرام اپنی اپنی قوموں کو زمین میں فساد برپا کرنے سے ہمیشہ منع کرتے تھے

انسان کے ارد گرد ماحول میں اس کے رفیق دوسرے

جاندار: اس وقت دنیا میں کم وبیش سو ملین کے لگ بھگ جانداروں کی اقسام معلوم ہوچکی ہیں مگر انسان ان میں سے فقط تقریباً 1.6 ملین کے بارے میں تھوڑی بہت معلومات بدھ رکھتا ہے، انسان اشرف المخلوقات ہے اس زمین پر اللہ تعالی کا نائب ہے، اس کو چاہئے کہ اپنی منصب اور حیثیت کے مطابق اس دنیا کے دوسرے مخلوقات پر جو در اصل اس کی خدمت کے لئے پیدا کی گئی ہیں شفیق و مہربان ہو جسطرح ایک خاندان یا گھرانے کے افراد ایک دوسرے کی بھلائی کا خیال رکھتے ہیں اور ایک دوسرے کی مفادات کا تحفظ کرتے ہیں گر افسوس کی ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ انسان اپنے اردگرد کے ماحول کے ان رفقاء دوسرے جانداروں کی بھلائی اور حفاظت تو در کنار، فرعون وقت کی طرح اپنے عمل سے فساد کے ذریعے ان جانداروں کو صفحہ ہستی سے مٹانے پر تلا ہوا ہے، حالانکہ حقیقت تو یہ ہے کہ زمین کا یہ وسیع دستر خوان انسانوں کو بچھایا ہوا تو نہیں ہے رب کائنات نے ہی ان کو پیدا فرمایا ہے اور وہی ذات ان کو رزق بھی دیتا ہے۔

(باقی آئندہ ش

دار الافتاء

مفتی نظام الرحمن

جنازہ کی چند تکبیرات فوت ہونے پر ملنا

کسی شخص کے بارے میں جنازہ کی وصیت اور قبر پختہ کرنے کا حکم

(۱) اگر ایک شخص سے نماز جنازہ کی ایک تکبیر فوت ہوئی تو ملنے کا طریقہ کیا ہے؟ اور فوت شدہ تکبیر کس طرح ادا کی جائے گی؟

(۲) اگر ایک شخص نے وصیت کی کہ مجھ پر فلاں آدمی جنازہ پڑھائے کیا جنازہ پڑھانا اس شخص کا حق ہے یا کوئی دوسرا جنازہ پڑھا سکتا ہے

(۳) شریعت میں کسی قبر کو سیمنٹ سے بنوانے کا کیا حکم ہے؟

بینوا توجروا

لعل رحمان آفریدی

الجواب وباللہ التوفیق

نماز میں مسبوق کی طرح جنازہ میں بھی ایک دو تکبیرات کے بعد امام کے ساتھ ملنے میں کوئی حرج نہیں تاہم جنازہ میں یہ ضروری ہے کہ فوراً ملنے کی بجائے تکبیر کا انتظار کیا جائے جب امام «اللہ اکبر» کہے تو اس کے ساتھ تکبیر کہتے ہوئے ملے امام کے سلام پھیرنے کے بعد یہ شخص اپنی فوت شدہ تکبیرات کہہ کر سلام اکیلے پھیرے۔

کما فی کتاب الاصل المعروف بالمبسوط – بل ینتظر حتی یکبر الامام فاذا

Scanned with CamScanner

كبر الامام كبر معه فاذا مسلم الامام قضى ما بقى عليه قبل ان ترفع الجنازة وهذا قول ابى حنيفه و محمد و قال ابويوسف أما انا فارى أن يكبر الرجل حين يدخل فى الصلوٰة ولا ينتظر الامام لان الامام فى الصلوٰة (ج ۱/ ۴۲۷)

ترجمہ-امام کی تکبیر کا انتظار کرے گا جب امام تکبیر کہے تو اس کے ساتھ تکبیر کہے پھر جب امام سلام پھیرے تو جنازہ اٹھانے سے قبل فوت شدہ تکبیرات پوری کریں یہ طرفین کی رائے ہے البتہ امام ابو یوسف فرماتے ہیں کہ جو نہی حاضر ہو تو امام کے انتظار کئے بغیر شریک ہو کیونکہ امام نماز میں ہے-

(۲) مردے پر جنازہ پڑھنا پسماندہ کی ذمہ داری ہے اس لئے کسی ایسی وصیت پر عمل کرنا ضروری نہیں جس میں پسماندہ کی رائے شامل نہ ہو صورت مسؤلہ میں کسی شخص کے بارے میں وصیت کرنا کہ وہ مجھ پر جنازہ پڑھائے یہ ضروری نہیں کہ اس شخص کو جنازہ پڑھانے کا موقعہ نہ دینے سے یہ لوگ گنہگار ہوں گے امام مالکؒ کے نزدیک اگر یہ شخص کوئی نیک آدمی ہو جس کی دعا کا اثر زیادہ ہو تو پھر اولیاء سے اس کا حق مقدم ہے امام احمد بھی اس کے قائل ہیں کہ اس شخص کو موقعہ دینا بہتر ہے تاہم احناف کے نزدیک وصیت سے اس شخص کا استحقاق ثابت نہیں ہوتا اور نہ پسماندہ ورثاء کے حق پر اس کا کوئی اثر پڑتا ہے پھر بھی اگر ورثاء جنازہ پڑھانے کا موقعہ دیدیں تو بہتری سے انکار نہیں کیا جا سکتا کما قال شیخ الاسلام ابى بكر علىؒ بن محمد الحداد المينى م (۸۰۰ھ)

وان اوصى الميت ان يصلى عليه رجل لم يقدم على الولى وقال احمد الوصى اولى وقال مالك ان كان الموصى ممن يرجى دعاءه – قدم على الولى (الجوهره النيره ج ۱/۱۲۹)

ترجمہ-اگر مردے نے وصیت کی کہ مجھ پر فلاں شخص جنازہ پڑھائے تو اس کو ولی پر مقدم نہیں کیا جائے گا امام احمد فرماتے ہیں کہ یہ بہتر ہے امام مالک فرماتے ہیں اگر متعلقہ شخص کی

دعا کی قبولیت کی امید زیادہ ہو تو ولی پر اس کو مقدم کیا جائے گا-

(۳) شریعت میں قبور کو محفوظ رکھنا مقصود نہیں اگر یوں صدیوں تک قبور کا تحفظ عبادت قرار دی جائے تو پھر ایک ایسا وقت بھی ممکن ہے کہ زندوں کو تل دھرنے کی جگہ نہیں ملے گی اور نہ قبرستان میں زینت کی ضرورت ہے کہ قبور کو پختہ کر کے باقی رکھا جائے-اس لئے حضرت جابرؓ فرماتے ہیں-

نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يجصص القبور وان يكتب عليها وان يبنى عليها وان توطا (ترمذی ج ۱/۱۵۷ ابواب الجنازة)

ترجمہ-حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو پختہ کرنے ان پر لکھائی یا آبادی کرنے اور پاروندنے سے منع کیا ہے-اور فتاوی ہندیہ میں ہے

ولا يربع ولا يجصص ﴾ (ج ۱/۱۶۶)

ترجمہ-قبر کو مربع نہیں بنایا جائے گا-اور نہ پختہ کیا جائے گا-

معرفت کا دائرہ کار

سوال-ہمارے محلہ میں ایک شخص کا آنا جانا ہے ہو سکتا ہے کبھی علیک سلیک ہوئی ہو لیکن آج تک میں اس کے نام و نسب سے نابلد ہوں ایک دفعہ کسی شخص نے اس کا تذکرہ کیا اور کہتے ہوئے مجھ سے پوچھا کیا تم اس شخص کو جانتے ہو؟ میں نے جواب نفی میں دیا اس نے بات کی مزید تحقیق کرتے ہوئے مجھ سے کہا تم پر بیوی طلاق ہو گی اگر تم اس کو جانتے ہو- میں نے کہا ہاں-کیا ایسی صورت میں طلاق واقع ہو گئی یا نہیں-

بینوا توجروا

جلال زاہد گجرات

الجواب وباللہ التوفیق

واضح ہو کہ

واقفیت ضروری ہے اگر یوں صرف چہرے پر نظر پڑتے سے واقفیت حاصل ہوتی ہو تو پھر صبح سے لیکر شام تک جتنے لوگوں کے چہروں پر نظر پڑے گی تمام سے واقفیت ہوگی حالانکہ یوں نہیں حدیث میں بھی اس مضمون کی طرف اشارہ ہوا ہے امام محمد فرماتے ہیں-

ولوأن رجلا عرف وجه رجل ولا يعرف اسمه فحلف مايعرفه كان صادقا الاان يعنى معرفة وجهه – فان عنى معرفة وجهه حنث وقد بلغنا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه سأل رجلا عن رجل فقال هل تعرفه؟

فقال نعم

فقال : هل تدرى ماإسمه ؟ قال : لا ء قال : أراك اذا لا تعرفه فكل معرفة يعرفه الرجل ولا يعرف ماسمه فليس بمعرفة – فان حلف أنه لا يعرفه فقد بر – الاأن يعنى معرفة وجهه و سوقه و صغته و قبيلة فانه يحنث-

كتاب الأصل المعروف لمبسوط ج ۳/ ۳۸۷ – ۳۸۸

ترجمہ--

اگر ایک شخص دوسرے کو صرف چہرہ سے ﴿دیکھ کر﴾ جانتا ہو نام سے نہیں جانتا ہو-پھر اس نے قسم کھائی کہ میں اس کو نہیں جانتا ہوں یہ صادق ہوگا-الا یہ کے اس نے صرف چہرہ جاننے کی نیت کی ہو ورنہ پھر حانث ہوگا ہمیں یہ حدیث پہنچی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے دوسرے شخص کے بارے میں پوچھا کیا تم اس کو جانتے ہو ؟ اس نے کہا ہاں-آپ نے فرمایا کیا تمہیں اس کا نام معلوم ہے ؟ اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا پھر مجھے اندازہ ہے تم اس کو نہیں جانتے ہو-پس ہر وہ پہچان جو صرف چہرہ تک محدود ہو نام سے نہیں جانتا ہو یہ پہچان نہیں پس اگر کسی شخص نے اس پر قسم کھائی تو بری ہے ہاں اگر معرفت سے چہرہ کی پہچان، بازار، کام کرنا، یا قبیلہ مراد ہو تو پھر حنث ہوگی-

واللہ اعلم

﴿اسم ذات کا ذکر﴾

سوال-ایک شخص مسجد میں صبح اور عصر کے بعد بیٹھ کر ﴿اللہ﴾، ﴿اللہ﴾ کا وظیفہ کرتا رہتا ممکن ہو کسی سے بیعت کر کے وظیفہ کے طور پر ذکر کرتا ہو لیکن کچھ لوگ اس پر اعتراض کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ حدیث میں بہترین ذکر ﴿لا الہ الا اللہ﴾ کو کہا گیا ہے صرف اللہ، اللہ کہنا ذکر نہیں خاص کر جب اس کے ساتھ کوئی خبر نہ ہو-کیا ذاکر کا ﴿اللہ، اللہ﴾ کہنا ذکر ہے یا نہیں ؟

بینوا توجروا

صداقت ایبٹ آباد

الجواب وباللہ التوفیق

اس میں کوئی شک نہیں کہ نفی واثبات یعنی لا الہ الا اللہ بہترین ذکر ہے لیکن صرف اسم ذات یعنی اللہ-اللہ کے ذکر ہونے سے انکار کرنا ناواقفیت کی دلیل ہے بعض صوفیاء کرام اصلاح کے لئے اسم ذات کے ذکر کا تعین کرتے ہیں اس لئے یہ اسلاف کا ایک متوارث عمل چلا آرہا ہے حدیث میں بھی اسم ذات کو ذکر کہا گیا ہے بلکہ یہ عالم کی بقاء کا ذریعہ ہے کہ دنیا اس وقت تک ختم نہیں ہوگی جب تک کرہ ارض پر اللہ، اللہ کا ورد جاری ہو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں-

عن انسؓ ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تقوم الساعة حتى لا يقال في الارض ﴿الله ، الله﴾

الصحيح المسلم ج ۱/ ۸٤ ﴿باب ذهاب الايمان آخر الزمان﴾

ترجمہ-حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک زمین میں ﴿اللہ، اللہ﴾ کا ورد ہو-

Scanned with CamScanner

بزرگوں کی خدمت
جنت کے حصول کا ذریعہ

گذشتہ دنوں امریکہ سمیت معاشی طور پر ترقی یافتہ پوری دنیا میں ماں کے رتبہ کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے لئے دن منایا گیا۔ دراصل یہ ایک روایت ہے جسے رسمی طور پر پورا کیا جاتا ہے حقیقت میں اس سے عملی طور پر کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔ ماں، اس دن کے منائے جانے کے باوجود بھی تنہائی کے احساس کا شکار رہتی ہے اور وہ حکومت سے پنشن یا رضاکار اداروں سے رضاکارانہ طور پر ملنے والی امداد پر ہی گزارا کرتی ہے۔ اس کے بچے جوان ہونے پر اسے چھوڑ کر چلے جاتے ہیں اور پھر اس کی طرف کم ہی توجہ دیتے ہیں۔ امریکہ اور یورپی ممالک میں عمر رسیدہ لوگ اولاد کی طرف سے ہمیشہ بے رخی کا گلہ کرتے ہیں۔ اولاد کے بھی اس سلسلہ میں اپنے خیالات ہوتے ہیں وہ شکوہ کرتے ہیں کہ جوانی میں ان کے والدین رنگ رلیوں میں مشغول رہے اور ان کی طرف بے رخی کا مظاہرہ کرتے رہے۔

مسلمان ہونے کی حیثیت میں ہمارا تو عقیدہ یہ ہے کہ ماں کے پاؤں کے نیچے جنت ہوتی ہے لیکن مغربی معاشرہ میں اس کا کوئی تصور نہیں ﴿ہائے امریکہ﴾ کے زیر عنوان اسرار احمد کسانہ نے اپنے مضمون میں سرمایہ دارانہ نظام میں ماں سے حسن سلوک کے بارے میں چند واقعات کا ذکر کیا ہے۔ انہوں نے اس ضمن میں بعض ایشیائی ممالک کے بچوں کا ذکر نہیں کیا جن کے والدین کا رویہ اپنی اولاد کے بارے میں ترقی یافتہ ممالک کے بچوں کا ذکر نہیں کیا جن کے والدین کا رویہ اپنی اولاد کے بارے میں ترقی یافتہ ممالک کے باشندوں جیسا ہی ہوتا ہے۔ خدا کے فضل سے مسلمان ہونے کے ناطے پاکستانیوں کی کثیر تعداد ابھی تک وہاں کے

... کے معاملہ میں ابھی تک اپنی رائے کو والدین کی مرضی کے تابع رکھتے ہیں اور وہاں پر پاکستانی اپنے بچوں کی شادیاں پاکستان میں ہی پاکستانی گھرانوں میں کرنے کے خواہشمند ہوتے ہیں۔

... برس ہوئے امریکہ کی ریاست نیو میکسیکو کے دارالخلافہ سانٹافے میں مجھے جانے کا اتفاق ... سرکاری مہمان ہونے کی حیثیت سے مجھے ایک میزبان خاتون عمر 65 برس الزبتھ ... کے ہاں ٹھہرنے کا موقع ملا۔ بہت بڑے گھر میں اکیلا مقیم پاکر میں نے اس سے ... کیا کہ کیا وہ اتنے بڑے گھر میں اکیلی ہی رہتی ہے۔ اس نے اثبات میں جواب دیا اور ... بتایا کہ تقریباً دو میل کے فاصلہ پر اس کی ماں کا بھی گھر ہے۔ میرے استفسار پر اس نے کہا اس کی ماں کی عمر 90 برس کی ہے۔ پہلے تو اکٹھے ہی رہتے تھے لیکن جب لوگ مجھے ملنے کے لئے آتے تھے اور ہم باتیں کر رہے ہوتے تو وہ بیچ میں آکر بیٹھ جاتی۔ پھر ایک دن کہنے لگی تم مجھ سے زیادہ اپنے کتوں سے زیادہ باتیں کرتی ہو۔ میں نے کہا ماں اس سے بہتر ہے اس عمر میں ہمارا لڑائی ہو جائے تم مجھ سے الگ ہی رہا کرو۔ چنانچہ اب وہ حکومت کی پنشن پر اپنے الگ گھر میں رہتی ہے۔ اس کے کچھ عرصہ کے بعد وہ پاکستان ہمیں ملنے کے لئے آئی بزرگوں کے لئے ہمارے دلوں میں ان کی عزت دیکھ کر وہ بے حد متاثر ہوئی۔ میری ساس والدہ نے بھی اسے اپنے گھر پر دعوت پر مدعو کیا۔ پاکستان سے رخصت ہوتے ہوئے اس نے مجھے اور میری اہلیہ کو ایک مرتبہ امریکہ آنے کو کہا۔ اتفاق سے کچھ عرصہ کے بعد مجھے دوبارہ امریکہ جانے کا موقع ملا۔

اس دفعہ میری اہلیہ بھی میرے ساتھ تھیں۔ سانٹافے میں اس نے ہماری اسی طرح خاطر مدارات کی جیسے ہم نے اس کی پاکستان میں کی تھی۔ ہماری طرح صرف ایک کھانا اس نے اپنے گھر میں کھلایا اور باقی کھانے اپنے ملنے والوں میں تقسیم کر دیئے۔ اس کی 93 برس کی والدہ کی طرف سے بھی ہمیں ایک دعوت پر مدعو کیا گیا۔ بوڑھی خاتون کو اس کے گھر سے ...

اور ہم ہوٹل کی جانب چل دیئے- کھانے کے بعد بڑھیا کہنے لگی Liz تم میرے بنک... رقم درج کردو میں اس پر دستخط کر دیتی ہوں چنانچہ ایسا ہی کیا گیا- کھانے سے فارغ ہونے کے بعد ہم اس کے گھر روانہ ہوئے اور جب وہ گھر سے باہر والی سیڑھیوں پر چڑھنے لگی تو اس کے پاؤں کو ٹھوکر لگی اور وہ ایک طرف لڑھک گئی- کہنے لگی۔

Liz ! I think it is my last chritsmas.

اس کے جواب میں اس کی بیٹی تنک کر بولی

Mother ! You have been saying so for the last 20 years

ایک تقریب میں شریک مہمانوں میں سے ایک نے بچوں کی شادی کے معاملہ کے بارے میں مجھ سے پاکستانی والدین کی رائے کے دخل کے بارے میں پوچھا تو میں نے جواب میں کہا کہ تقریباً 95 فیصد شادیاں ماں باپ ہی طے کرتے ہیں- اس پر وہاں موجود ایک باپ نے بتایا کہ خوب کہہ کر اس بارے میں اپنی بیٹی کی رائے طلب کی تو بیٹی نے انتہائی توہین آمیز انداز میں باپ کی طرف مکہ لہرایا اور کہا تم میرے اس ذاتی معاملہ میں دخل دینے والے کون ہوتے ہو۔

انگلستان میں ایک مرتبہ ہمیں OLD PEOPLES HOME میں لے جایا گیا جہاں رضاکارانہ طور پر بوڑھے لوگوں کو مفت کھانا مہیا کیا جاتا تھا- ایک رضاکار نے گھنٹی بجائی تو اندر سے ایک بوڑھا ہانپتا ہانپتا باہر نکلا- گذشتہ روز والا ٹفن کیریئر اس نے ہاتھ بڑھا کر باہر کی طرف رکھنے کی کوشش کی تو ہمارے گائیڈ نے اسے تازہ کھانے کا ٹفن کیریئر دینے کے بعد اس سے اپنے گھر اندر آنے کی اجازت طلب کی- اجازت ملنے پر ہم دونوں اندر چلے گئے۔ بوڑھا بہت ہی خوش ہوا کہ آج اسے کسی سے باتیں کرنے کا موقع ملے گا- باتوں باتوں میں میں نے اس سے اس کے بچوں کے بارے میں پوچھا تو کہنے لگا وہ سب اسی گلی کے آخری گھر میں رہتے ہیں- میں [illegible] کہنے لگا دیکھ اینڈیا [illegible]

تھوڑی دیر کے لئے آجاتے ہیں- میں نے کہا وہ آپ کے ساتھ ایسا سلوک کرتے ہیں تو اس نے صاف گوئی سے کام لیتے ہوئے کہا کہ میرا اپنا سلوک اپنے باپ کے ساتھ ایسا ہی تھا-

ایک مرتبہ نیویارک میں ہمارا قیام ایک پاکستانی ڈاکٹر کے ہاں تھا- ڈاکٹر صاحب کا ایک ہی بیٹا جس کی عمر چار برس کے قریب تھی- ڈاکٹر صاحب صبح 6 بجے ناشتہ کے بغیر ہی اپنے کلینک چلے جاتے اور ناشتہ وغیرہ بھی وہیں کرتے- ان کی بیگم بعد میں بچے کو تیار کروانے کے بعد ساتھ والے اپارٹمنٹ چھوڑ آتیں جہاں وہ دوسرے بچوں کے ساتھ سکول چلا جاتا- بیگم بھی تھوڑی دیر کے بعد اپنے شوہر کے کلینک میں پہنچ جاتیں اور سارا دن وہیں کام میں شوہر کا ہاتھ بٹاتیں- بچہ سکول سے واپسی پر دیگر بچوں کے ساتھ کھیل کود میں مشغول رہتا اور دوپہر کا کھانا وہ سکول ہی میں کھاتا- دیگر بچوں کے ساتھ مل کر وہ ایسا بگڑا کہ بعد میں ہم نے سنا کہ وہ ایک نامی گرامی مجرم بن گیا- بیوی نے خاوند کو اس کی تمام کمائی سے محروم کر دیا اور دوسری شادی کر لی-

ہمیں پارٹ ٹائم ماؤں یا باپوں کی ضرورت نہیں- اسلام ہمیں بڑوں کی عزت اور چھوٹوں سے شفقت سے پیش آنے کا درس دیتا ہے- بچے کی صحیح تربیت گاہ اس کی ماں کی گود ہے۔ ماں سخت جاڑے کے موسم میں بچے کے بستر پر پیشاب کر دینے کے بعد خود گیلی جگہ پر سو جاتی لیکن بچے کو سوکھی جگہ پر سلاتی ہے- بچے کی ہر معمولی تکلیف پر وہ پریشان ہو جاتی ہے۔ باپ بھی والہانہ طور پر بچوں سے پیار کرتے ہیں- ان کی تمام ضروریات کو پورا کرنے کے لئے پوری سعی کرتے ہیں- اپنی مصروفیات میں سے وقت نکال کر بچوں کو سکول چھوڑنے اور انہیں وہاں سے لینے کا اہتمام کرتے ہیں- وہ ان مشکلات کا گلہ کسی سے نہیں کرتے بلکہ انہیں اپنا فرض سمجھ کر ادا کرتے ہیں- خدا کرے ہمارے نظام تعلیم میں صحیح اسلامی رنگ اجاگر ہو سکے اور ہمیں دوسرے ممالک میں چھپی ہوئی ایسی کتابوں کو اپنے نصاب میں شامل نہ کرنا پڑے جنہیں [illegible] کو خبطی سمجھے ہماری درسگاہوں [illegible]

Scanned with CamScanner

میں اس وقت مغربی طرز تعلیم کا رواج جنم لے رہا ہے۔نرسری سے لے کر
ہر جگہ انگلش میڈیم سکول کھولے جا رہے ہیں۔ان کی فیسیں بمعہ داخلہ فیس
روپے ماہوار تک ہوتی ہیں۔سٹیشنری کے نام پر ہی سینکڑوں روپے والدین سے
جاتے ہیں۔ان اداروں سے فارغ التحصیل طلباء صرف بیرون ملک ملازمت کے
کئے جاتے ہیں۔انہیں اپنی قومی زبان میں ایک فقرہ لکھنے کو کہا جائے تو یہ نہیں کر
عہدوں کے لئے مقابلے کے امتحانوں میں ان اداروں سے فارغ ہونے والے طلباء
ہی کامیاب امیدواروں کی فہرست میں شامل نظر آتے ہیں۔ان بچوں کے ذہنوں پر
ہی ماں باپ کے بارے میں اسلام کا دیا ہوا فلسفہ اجاگر کیا جاتا ہو۔ضرورت اس بات کی
مغربی روایات کو ترک کر کے پاکستانی بچوں کی تربیت ان خطوط پر کی جائے جن سے ان
اذہان میں حضرت رابعہ بصری اور حضرت حاجرہ کی سعی اور امہات المومنینؓ کی پاکیزہ
جائیں۔

بشکریہ نوائے وقت

قربانی کا بہترین نمونہ

پشاور کی ایک دیندار اور خدا ترس خاتون نے جامعہ عثمانیہ کے شعبہ
﴿مدرسہ سیدہ فاطمۃ الزہراءؓ﴾ کے معائنہ کے وقت متاثر ہو کر
سونے کا ایک قیمتی ہار پیش کیا جو باون ہزار روپے میں فروخت کر کے
بنات کے لئے دو مرلہ زمین کی خریداری میں صرف کیا گیا۔اللہ تعالیٰ مو
کو اس عظیم قربانی کے بدلے دنیا و آخرت میں نصیب فرمائے۔آمین

ناظم مالیات جا

سوالات و جوابات

مفتی ذاکر حسن نعمانی

شیخ زائد اسلامک سنٹر پشاور یونیورسٹی میں حضرت مولانا مفتی غلام الرحمن مدظلہ نے انسانی حقوق کے حوالہ سے مفصل خطاب کیا تھا۔ بعد میں طلباء نے سوالات پوچھے جن کا جواب حضرت مفتی صاحب نے وہیں دیا۔بعض طلباء کے سوالات کی پرچیوں کا جواب وہاں وقت کی کمی کی وجہ سے نہیں دیا جا سکا۔جن کا جواب پیش خدمت ہے۔

افغانستان میں جو جبراً اسلامی شریعت نافذ ہو رہی ہے کیا یہ صحیح ہے؟

کسی اسلامی ملک میں شریعت کے نفاذ یا اسلامی احکامات کے نفاذ کو جبر کہنا صحیح نہیں۔ لوگ جبر سمجھتے ہیں وہ جبر نہیں بلکہ پابندی ہے۔آرمی میں کوئی اختیاری طور پر بھرتی لیکن بھرتی ہونے کے بعد پھر عام آدمی فوجی کہلاتا ہے۔فوجی کی مرضی نہیں آرمی کے قواعد اور ضوابط کے مطابق ریٹائرمنٹ تک زندگی گزارنی ہوتی ہے آرمی جن کو تمام فوجی دل و جان سے قبول کرتے ہیں۔ان قواعد و ضوابط کی پابندی کرانے کو عقل مندی نہیں۔بلکہ لوگ تعریف کرتے ہیں کہ آرمی صرف ایک ایسا ادارہ ہے ڈسپلن قائم ہے اسی طرح جب ایک غیر مسلم برضا و رغبت اسلام قبول کر لے یا مسلمان ہے تو اب محکمہ اسلام کے قواعد و ضوابط کی پابندی کرنا اور کرانا جبر نہیں بلکہ ڈسپلن ہے اس لئے آپ کہہ سکتے ہیں کہ افغانستان اسلامی ڈسپلن کے لحاظ سے اسلامی حکومت ہے۔ہاں بعض احکامات قانون کے تحت نہیں آتے مثلاً جیسے حسد، کینہ، صبر و شکر وغیرہ تو ان کے مطابق زندگی گزارنا ایک مسلمان کا اپنا اخلاقی فریضہ ہے۔لیکن جو احکامات قانون کے زمرہ میں آتے ہیں۔گورنمنٹ کا لوگوں سے ان کی پابندی کرائیں۔اور جو پابندی نہ کرے اس کو جرم کے مطابق جیسے آرمی میں خلاف ورزی پر مختلف سزائیں مقرر ہیں۔ان سزاؤں کو کوئی بھی ظلم

اجازت ہے کہ اس طرح جانوروں کے حقوق پامال کریں۔ یا کسی کے ذبح کے
ساتھ اس طرح سلوک کریں۔

جواب۔ حلال جانور کو شرعی طریقہ سے ذبح کرنا نہ ظلم ہے اور نہ جانوروں کے حقوق کی
خلاف ورزی ہے قرآن وحدیث میں حلال جانوروں کے گوشت کے کھانے کی اجازت
ہے خاص کر قربانی کے ایام میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمام مسلمانوں کی ضیافت ہے۔
حلال جانور کے کھانے کی اجازت ہے تو اس کے ذبح کا شرعی طریقہ بتلا دیا گیا تاکہ
نکل جائے انسان کے دانتوں کی طرف دیکھیں گوشت خور حیوانات کی طرح ہیں
انسان فطری طور پر گوشت خور ہے۔ کوریا کے لوگ کتے کھاتے ہیں۔ چائنا والے
کھاتے ہیں۔ ہانگ کانگ میں لوگ بڑے بڑے اژدھے مچھلیوں کی طرح کاٹ کر
۔ اس طرح مسلمان حلال جانوروں کا گوشت کھاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو

- تشریعی طور پر کسی کام کے لئے پیدا کیا ہے۔ اس کام میں جبراً یا اختیاری طور پر
ظلم نہیں بلکہ عین انصاف ہے۔ کائنات کی ہر شی اللہ کے حکم کے تابع ہے اگر
شی اپنی تکوینی تابعداری چھوڑ دے تو کائنات کی ہر دوسری شی سخت تکلیف میں
جائے گی مثلاً ہوا چلنا بند ہو جائے بارش نہ برسے۔ سورج طلوع نہ ہو تو تمام جاندار مر جائیں
گے۔ بارش نہ برسے تو زمین اپنی زرخیزی کھو دیتی ہے۔ غلوں کا پھلوں اور سبزیوں کا
ہو جائے گا۔ زمین بنجر ہو جائے گی اور حیوانات مر جائیں گے۔ اسی طرح تمام جانور
حرام کسی نہ کسی کی خوراک ہیں۔ کائنات کا قانون ہے کہ کسی لحاظ سے چھوٹا اور کم تر
سے بڑے اور اعلیٰ کے لئے قربانی دیتا ہے۔ زمین کا سینہ جب تک چیرا نہ جائے اس سے
دانہ نہیں ہو سکتے۔ دانے کو جب تک پسائی کے مرحلہ سے نہ گزاریں۔ آٹا نہیں بنتا
گوندھے ہوئے آٹے کو جب تک توے اور تنور کی آگ اور تپش سے دوچار نہ کیا جائے
تیار نہیں ہوتی۔ روٹی کو جب تک دانتوں سے خوب چبایا نہ جائے غذا نہیں بن سکتی۔
اشیاء مرحلہ وار ایک دوسرے کے لئے قربانی دے رہی ہیں۔ آخر میں انسان جو سب سے
اشرف ہے اس کے لئے قربانی دیتی ہیں۔ انسان سے اللہ کا نام اشرف اور اعلیٰ ہے
انسان جان کا نذرانہ دے کر جام شہادت قبول کر لیتا ہے یا سر کے بالوں سے لیکر پاؤں کے
ناخن تک اللہ کے کسی نہ کسی حکم ... تکلیف ... مراحل سے گزرتا ہے

دیگر اشیاء کی طرح حلال جانور اشرف المخلوقات کے سامنے قربانی دیں گے۔
حضرت علیؓ نے ایک موقع پر قربانی کے تریسٹھ جانور ذبح کئے۔ اس کو ظلم کہنا ایمان
... ذبح کا طریقہ بتلا دیا تاکہ اس کو زیادہ تکلیف نہ ہو۔ رہی یہ بات کہ گائے کسی کی
... اس لئے اس کو ذبح نہ کیا جائے تو اس نظریہ پر ذبح نہ کرنا اگرچہ شرک تو
نہیں لیکن ایک شرکیہ مذہب کی تائید ضرور ہے اپنے کسی اختیاری فعل میں شرکیہ عقائد کی
... عظیم گناہ ہے ہاں اگر ڈاکٹر کسی بیماری میں گوشت خوری سے منع کرے یا
... منع کریں اور نہ کھائیں تو ٹھیک ہے لیکن دونوں صورتوں میں نہ کھانے کو
... کی طرح نہ سمجھے گا کہ اگر کھا لیا تو گناہگار ہو جاؤں گا بلکہ یہ نظریہ ہو کہ کھا لیا تو
... مشکل ہو جائے گا۔ نفس اور بدن کی اصلاح مشکل ہو جائے گی۔ لہذا اگر کوئی گائے ذبح
... خوشی کے موقع پر یا خیرات کے موقع پر کم ذبح کرے یا زیادہ ذبح کرے یہ نہ
... کے حقوق کی خلاف ورزی ہے نہ کسی مذہب والوں کو چڑانا ہے بلکہ مقصود اس سے
... عقیدہ والوں کو غلط عقائد سے چھڑانا۔ مطلوب ہوتا ہے جیسے موسیٰ علیہ السلام
... سامری کے بنائے ہوئے بچھڑے کو جلا دیا تھا۔ ہاں ایک مسلمان کو چاہیئے کہ اپنی کسی
عمل میں دوسروں کو چڑانے کی نیت نہ کرے۔ تاکہ رد عمل کے طور پر اغیار ہمارے
... شعار کی توہین شروع نہ کر دیں۔ ان کے مذہبی خداؤں کو گالیاں دینے سے منع کیا گیا
۔ اس کا یہی مطلب ہے کہ نیت ان کو چڑانے کی نہ ہو۔ ورنہ بتوں کی مذمت بھی قرآن
... مذکور ہے اس لئے کہ وہاں غلط عقائد کی اصلاح ہے تبلیغ بھی ضروری ہے اس اصلاح اور
... اگر کسی کو تکلیف ہوتی ہے تو یہ بالکل ایسا ہے جیسے ڈاکٹر کسی کا آپریشن کرے اور وہ
... کہ آپ کے اس عمل سے مجھے تکلیف ہوتی ہے لہذا ڈاکٹر صاحب آپ اس آپریشن سے
... جائیں اور ڈاکٹر آپریشن روک دے اور اس بے وقوف کی بات مان لے تو مریض کا بھی
نقصان ہے اور مزید گندے جراثیم بھی پھیلیں گے۔ اگر ڈاکٹر کا مقصد آپریشن نہیں ویسے میں
... مریض کے بدن کو چیر رہا ہے تو پھر اس ڈاکٹر کے آپریشن کے لئے کوئی بھی تیار نہ ہو گا۔ بلکہ
... ڈاکٹر بدنام ہو جائے گا۔ لوگ علاج آپریشن کروانا چھوڑ دیں گے۔ لوگ ڈاکٹر کو ہمدرد نہ
سمجھیں گے۔ تو مسلمان ساری دنیا کے مسلم و غیر مسلم انسانوں کا ہمدرد ہے۔ یہ اپنی
ہمدردی کا اظہار ڈاکٹر کی طرح کبھی آپریشن (جہاد) کی صورت میں کرے۔

اندر روحانی فساد باقی نہ رہے۔

سوال ۔کیا چور کا ہاتھ کاٹنے سے وہ معاشرہ اور خاندان پر بوجھ نہیں بنتا۔

جواب ۔جس کی نظر اسلام کے معاشرتی احکام پر ہو اس کے لئے یہ کہنا مشکل
اسلامی معاشرہ میں کوئی فرد خاندان یا معاشرہ پر بوجھ ہوتا ہے ۔کیا بوڑھے والدین
بوجھ ہوتے ہیں ۔کیا بیوی کا نفقہ ، سکنی اور لباس خاوند پر بوجھ ہے ۔اولاد کی تعلیم
لباس اور خوراک کا انتظام باپ پر بوجھ ہے یا کوئی بھی زیر کفالت شخص کفیل پر بوجھ ہے
کسی کا کوئی بھی نہ ہو تو اسلامی گورنمنٹ اس کی کفیل ہو گی ۔ حکومتی بعض اولاد
حکومت کو کچھ کما کر نہیں دے رہے ۔ حالانکہ بجٹ کا اکثر حصہ ان پر خرچ ہوتا ہے
نے نہیں کہا کہ آرمی ملک و قوم پر بوجھ ہے ۔۔جس معاشرہ کی بنیاد بھائی چارے پر ہو اس
بارے میں یہ کہنا صحیح نہیں کہ کوئی کسی پر بوجھ ہوتا ہے بلکہ ایک ہزار افراد میں 999
ہزار روپے فرد کا خیال رکھتے ہیں ہاں اگر معاشرہ غیر اسلامی ہے اور افراتفری اور نفسا
ہے بوڑھے والدین کو اولڈ پیپل ہاؤس میں بھیج دیں ۔ میاں بیوی دونوں کمائیں ۔ اس
حقیقی اولاد معلوم نہ ہو رشتہ داری کا نام و نشان نہ ہو خاندانی نظام بالکل تباہ ہو چکا ہو تو
معذور آدمی ملک و قوم اور معاشرہ میں ایک بے کار یا زائد پرزہ بن کر بوجھ بنے گا ۔ کی
خود کمائے گا یا بھکاری بنے گا یا موت کا انتظار کرے گا ۔ چور کا ہاتھ کٹ جائے وہ
معاشرہ میں کسی پر بوجھ نہیں بنتا ۔اگر ایک مرتبہ چوری کرے تو دایاں ہاتھ کاٹ دیا جائے
پھر چوری کرے تو بایاں پاؤں کاٹ دیا جائے ۔ تیسری بار چوری کرے تو جیل میں ڈال
جائے یہاں تک کہ توبہ کرے ۔ مزید ہاتھ پاؤں نہیں کاٹے جائیں گے تاکہ کھانا پینا اور
دشوار نہ ہو جائے ۔ شریعت میں اس کی یہ رعایت ہے کہ ذاتی کاموں میں بہت زیادہ احتیاج
پیدا نہ ہو حضرت علیؓ کے پاس ایسا شخص پیش ہوا جس نے تیسری بار چوری کی تھی ۔ آپ
نے صحابہ کرام سے مشورہ کیا ۔ انہوں نے مزید قطع کا حکم دیا آپ نے فرمایا کیا میں اس کو
قتل کر دوں ۔ وہ کیسے کھائے گا ۔ کیسے وضو کرے گا ۔ وہ کیسے غسل جنابت کرے گا ۔ پھر اس کو
جیل بھیج دیا ۔ حضرت علیؓ نے یہ نہیں فرمایا کہ وہ کیسے کمائے گا ۔ حالانکہ حضرت علیؓ بڑے
عقل مند اور ذہین انسان تھے ۔ بڑے دور رس فیصلے کیا کرتے تھے ۔ کیا آپ کا ذہن اس
طرف نہیں گیا کہ وہ کیسے کمائے گا ۔ معاشرہ پر بوجھ بنے گا ۔ کیا ہماری عقلیں حضورؐ اور صحابہ

...ہ کر ہیں
...نے تو مزید اعضاء کاٹنے کو کہا کسی نے یہ نہیں کہا کہ معاشرہ اور خاندان پر بوجھ
...کرام ...میں ایسی پست اخلاقی باتوں کا تصور نہ تھا۔
...اسلامی معاشرہ

...یونیورسٹی میں طلباء و طالبات ایک ساتھ پڑھتے ہیں ۔ خواتین کی الگ یونیورسٹی
...کے لئے طلباء کے طالبات کے ساتھ پڑھائی کے دوران محدود قسم کے تعلقات مثلاً سلام کلام کرنا ایک دوسرے سے نوٹس مانگنا۔

...لڑکوں اور لڑکیوں کا یہ اختلاط جائز نہیں ۔ کوشش یہ ہونی چاہئے جہاں عورتوں
...مثلاً طب وغیرہ ضروری ہو تو ان کو ماہر خواتین تعلیم دیں ۔ مرد پردے کی آڑ میں
...یا عورت مردوں کو تعلیم دے لیکن پردہ میں ۔ طلباء و طالبات کا ایک ساتھ
...حاصل کرنا جائز نہیں ۔ غیر محرم عورت کے ساتھ بلا ضرورت کلام جائز نہیں ۔ سلام
...ضرورت نہیں ۔البتہ کبھی کلام کی ضرورت پڑے تو وہ بھی پردہ کی آڑ میں اور عورت کا
...ضرورت ہوگا ۔ عورت اور مردوں کا بلا ضرورت سلام کلام ایک ساتھ اٹھنا بیٹھنا ایک
...کی طرف دیکھنا بے حیائی اور زنا کی تمہید ہے اس لئے مردوں اور عورتوں کو حکم ہے
...نیچی رکھیں۔

...اور ایک دوسرے کے قریب ہونا تو بہت خطرناک ہے ۔ حدیث میں آتا ہے کہ خلوت
...مرد اور عورت کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے ۔ اگر ایک طرف حسن بصریؒ ہو
...طرف رابعہ بصری ہو تو تیسرا ان کے ساتھ شیطان ہوگا ۔ نفس اور شیطان دب تو
...ہیں لیکن نیک نہیں بن سکتے ۔ انبیاء کرام کے علاوہ کوئی معصوم نہیں ہاں اولیاء اللہ
...محفوظ ہیں ۔ لیکن عورت کے ساتھ خلوت سے ہر درجے کا انسان پرہیز کرتا ہے ۔ کیونکہ
...اور شیطان پر بھروسہ صحیح نہیں ۔ ان النفس لامارة بالسوء بے شک تو برائی کا حکم
...ہے۔

سوال ۔کیا اسلامی شریعت میں اس بات کی اجازت ہے کہ اسلامی حکومت میں اقلیت کی
پہچان کے لئے کوئی نشان ہو جس سے پتہ چلے کہ ذمی غیر مسلم ہے ۔ جیسا کہ افغانستان میں

ان کو زرد چادر اوڑھنے کو کہا جاتا ہے۔

جواب ۔ہدایہ کتاب النکاح میں ذمیون کے بعض احکام کا ذکر ہے ۔ذمی اپنے لباس، سواری، ٹوپی اور زین وغیرہ میں مسلمانوں سے جدا ہوں گے ۔ذمی اپنا زنار ظاہر کریں گے۔ اگر ذمیوں کے اندر ان کی پہچان کی علامت نہ ہو تو ممکن ہے کہ ان کے ساتھ مسلمانوں کا برتاؤ کیا جائے ۔ان کی عورتیں بھی ہمارے راستوں اور حماموں میں جدا کی جائیں گی۔ شناخت کے طور پر ذمیوں کے دروازوں پر نشان ہوں گے تاکہ کئی سائل ان کے دروازوں پر کھڑا ہو کر دعا مغفرت نہ کرے۔

ذمیوں کو زیادہ ٹھاٹ کی زندگی بسر کرنے نہیں دیا جائے گا۔اس کی وجہ یہ ہے کہ ذمی قابل توہین ہے اور مسلمان قابل اکرام ان کی ٹھاٹ کی زندگی سے کمزور عقیدہ کے مسلمان متاثر ہوں گے الحاصل ان کے ساتھ ایسا معاملہ برتا جائے گا کہ پتہ چلے کہ مسلمان کے مقابلہ میں ذلیل اور حقیر ہیں اس طرح ضعیف العقیدہ مسلمان احساس کمتری میں بھی مبتلا نہ ہوں گے۔

سوال ۔اسلام میں مرتد کی سزا قتل ہے ۔اس طرح اگر دیگر مذاہب والے بھی اپنے مذاہب سے ارتداد کی سزا قتل قرار دیں تو لوگ اسلام میں کیسے داخل ہوں گے۔

جواب ۔اسلام کی وجہ سے دیگر تمام آسمانی اور الہامی مذاہب منسوخ ہو چکے ہیں۔شروع سے یہی طریقہ چلا آرہا ہے کہ بعد میں آنے والا نبیؑ اپنے سے پہلے والے نبیؑ کی شریعت کو منسوخ کر دیتا ہے اس لئے اسلام کے بعد گزشتہ شریعتوں پر قائم رہنا صحیح نہیں۔یہ بات تمام گزشتہ آسمانی کتابوں اور قرآن سے واضح ہے کہ اب صرف اسلام قابل عمل ہے گزشتہ آسمانی کتابوں (تورات، انجیل وغیرہ) میں نبی آخر الزمان اور اس کے مذہب اسلام کی خوبیاں اور آپؐ پر ایمان لانے کی ترغیب موجود ہے ۔جب ان کے مذاہب منسوخ ہوئے اور اسلام نے قبول کرنے کی ترغیب بھی دی گئی اگر وہ لوگ ان باتوں کو تسلیم نہیں کرتے تو صرف حسد اور عناد ہے ان کی مذہبی کتابوں سے یہ بات معلوم نہیں ہوتی کہ اسلام کو قبول نہ کریں اپنا مذہب نہ چھوڑیں بلکہ ان کو اپنی مذہبی کتابوں نے اسلام میں داخلہ کی ترغیب دی ہے اس کے باوجود بھی اگر وہ یہ قانون بنائیں کہ مذہب سے خروج کی سزا قتل ہے تو یہ صرف سینہ زوری ہے مسلمانوں کا فرض ہے کہ جو مسلمان ہو جائے اس کو جان ومال کا تحفظ دیا جائے

۔اگر تحفظ کی کوئی صورت نہ ہو تو ایسا نو مسلم اپنی جان بچانے کے لئے کلمہ کفر صرف زبان سے کہہ سکتا ہے جبکہ دل ایمان کے ساتھ مطمئن ہو یا حضرت بلال کی طرح تکلیف برداشت کرے اور زبان پر بھی کلمہ کفر نہ لائے ایسی حالت میں موت آئی تو شہادت کے عظیم مرتبہ پر فائز ہو جائے گا۔

ایک اور جواب یہ ہے کہ سوال نظریاتی طور پر درست معلوم ہوتا ہے لیکن عملاً ایسا نہیں ہو رہا۔ آج تک سننے میں نہیں آیا کہ کفار نے اپنے مذہب سے خروج کی سزا قتل مقرر کی ہے۔ اور بہت کم واقعات ایسے ہوں گے کہ مسلمان بننے پر کسی کو موت کے گھاٹ اتار دیا ہو بلکہ اور یہ سننے میں آتا ہے کہ لوگ جوق در جوق تبلیغی مساعی کی وجہ سے اسلام میں داخل ہو رہے ہیں اور ان نو مسلموں کے لئے ان کفار کی وجہ سے کسی مزاحمت کا سامنا کرنا نہیں پڑتا۔

آپ کیا کر سکتے ہیں؟

جامعہ کے شعبہ بنات (یعنی گرلز سیکشن)

﴿مدرسہ سیدہ فاطمۃ الزھراءؓ﴾ کے تعمیراتی منصوبہ جس کے تخمینی اخراجات پچاس لاکھ روپے ہیں ۔میں آپ اپنی حلال آمدنی سے معقول حصہ مختص کر کے بصورت صفیں، سریا، سیمنٹ، ریت اور بجری خرید کر یا کسی مزدور یا مستری کے یومیہ یا ماہانہ اخراجات برداشت کر کے اپنے لئے صدقہ جاریہ کی ایک بہترین صورت پیدا کر سکتے ہیں جس سے قیامت تک دینی مساعی میں شریک ہو کر نامہ اعمال کو حسنات سے بھر سکتے ہیں بشرطیکہ اس کی اہمیت کا احساس ہو۔

(شعبہ تعمیرات جامعہ عثمانیہ پشاور)

Scanned with CamScanner

دماغ کے ہر خانے ہر خلیے میں اللہ

مذہب سے فرار کسی صورت ممکن نہیں، سائنس دانوں کی جدید تحقیق

دماغی اعصاب کے نئے شعبہ علم سے تعلق رکھنے والے سائنس دانوں نے انسانی دماغ میں اللہ کی معرفت اور روحانی واخلاقی حسیات کے حوالے سے حیاتیاتی بنیادوں کا کھوج لگانا شروع کر دیا ہے انہیں انسانوں میں اخلاقی اقدار اور اللہ کی معرفت کے بارے میں انسانون کی وجدانی کیفیت کے مشاہدے اور انسان میں اس کی گہری جڑیں پائی جانے کے بارے میں ان کے تجربات نے اس بات پر آمادہ کیا ہے کہ وہ انسانی دماغ کا اس پہلو سے مطالعہ کریں کہ اللہ کے تصور اور مذہبی واخلاقی شعائر کو اپنانے کی انسانی فطری کشمکش اور الہامی تعلق کا انسانی دماغ سے کیا تعلق ہے؟

بحیثیت ماہر علم الاعصاب ہر سائنس دان اس بات کا بخوبی ادراک رکھتا ہے کہ تمام انسانوں کا دیکھنے، سننے، محسوس کرنے اور سوچنے کا سارا عمل دماغ سے وابستہ ہے۔ ﴿نیوزویک﴾ کے تازہ شمارے میں ایک امریکی ماہر الاعصاب ڈاکٹر جیمز آسٹن کی تحقیق کے مطابق دماغ کے بعض سرکٹ ہی انسان کی ایسی وجدانی کیفیات کا محرک ہوتے ہیں اس کے علاوہ انسان میں خود اعتمادی کو سلب کر کے خوف اور اضطراری کیفیت بھی پیدا کرنے والے سرکٹ موجود ہیں یہ دماغی سرکٹ ایک مکمل نظام سے مربوط ہیں جو انسان کو اپنی ذات اور دوسرے افراد اور پوری کائنات کے حوالے سے تمیز وامتیاز قائم کرنے میں اس کی مدد کرتے ہیں انسانی دماغ کے ان اعصابی سرکٹ کا نظام خود آگہی اور اہم احساسات کا بھی موجب بنتا ہے۔

اس حوالے سے گزشتہ سال امریکی سائیکلو جیکل ایسوسی ایشن نے ﴿خلاف معمول متنوع تجربات﴾ کے نام سے قریب المرگ افراد کی محیر العقول رمزیات پر مشتمل ایک کتاب بھی شائع کی تھی جس میں انسانی علم وادراک سے ماوراء مخفی امور سرزد ہونے کے حوالے سے متعدد واقعات مرتب کئے گئے تھے، اسی طرح کولمبیا یونیورسٹی کے نئے سینٹر برائے مطالعہ سائنس ومذہب کے ایک پروگرام میں اس بات کی تحقیق کی گئی ہے کہ روحانی تجربات کس طرح اپنا اظہار کرتے ہیں اور انسانی دماغ ان واقعات کے استحضار میں کیا کردار ادا کرتا ہے؟

گزشتہ سال دسمبر میں ﴿کانسی اش نیس﴾ کے نام سے شائع ہونے والے ایک فاضل جریدے میں عیسائیت کے نقطہ نظر سے سامی نسل کے مذہبی اتار چڑھاؤ پر اور اس میں انسانی دماغ کی کرشمہ سازی کے حوالے سے مراقبہ اور تنویم پر سیر حاصل گفتگو کی گئی ہے جبکہ اسی ماہ ایک اور کتاب مارکیٹ میں آگئی ہے جس کا موضوع ﴿مذہبی تصورات کا انسانی اذہان میں ارتکاز﴾ ہے۔ اس کتاب میں بھی ایسے موضوعات پر بحث کی گئی ہے کہ کس طرح مذہبی تصورات اور اعمال میں انسانی ذہن اور دماغ اثر انداز ہوتا ہے اور انسان اس کے نتیجہ میں کس طرح امید ورجاء اور تعمیر وتخلیقی بلندیوں سے آشنا ہو سکتا ہے۔

نئی تحقیق وریسرچ کے مطابق انسانی دماغ ان گہرے وجدانی جذبات وکیفیات کا مسکن ہے اور انسان ان وجدانی کیفیت کے عالم میں ہی روحانی تجربات سے دوچار ہوتا ہے۔

اس رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ دماغ اور انسانی ذہن بحالت عبادت یا مراقبہ ماورائی عالم کا تجزیہ کرتا ہے اور انسان پر ایسے حالات کو منکشف کر دیتا ہے جو بظاہر اس کی دسترس میں نہیں ہوتے۔ عبادت یا مراقبہ کس حالت میں انسان دماغ کے مخصوص اعصابی سرکٹ اسے ماورائے ادراک عالم میں لے جاتے ہیں جہاں انسانی مذہبی اعتقادات کی تائید کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ دماغی اعصاب کے نئے شعبہ علم سے متعلق رکھنے والے سائنس دانوں نے دماغی ساخت کا تجزیہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ عبادت ومراقبہ یا گیان دھیان کی حالت میں دماغ کا داہنا بغلی پہلو پانچ سیکنڈوں میں اپنا کام شروع کر دیتا ہے اور جب کھوپڑی کے بالائی

اور اطرافی حصے کو تشکیل دینے والی ہڈیوں کا مجوف حصہ متحرک ہوتا ہے تو وہ شخص خود کو کائنات بسیط میں محسوس کرنے لگتا ہے -اور جب دماغ کا ایک دوسرا سرکٹ جو تین ابھاروں پر مشتمل ہوتا ہے اپنا کام شروع کرتا ہے تو اس کے نتیجہ میں مذہبی دعائیہ کلمات کا اظہار

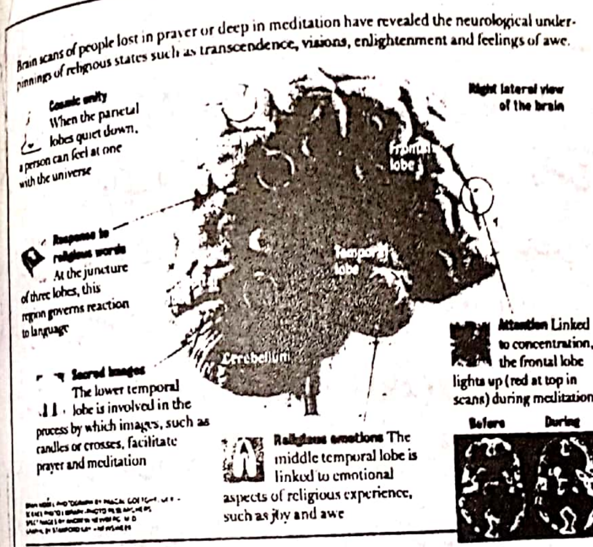

کھوپڑی کا بالائی اور اطرافی حصہ جس کے متحرک ہونے سے انسان خود کو کائنات سے ہم آہنگ خیال کرتا ہے 'تین ابھاروں پر مشتمل دماغ کا دوسرا سرکٹ جس کے نتیجے میں مذہبی کلمات واعمال انجام پاتے ہیں 'دماغ کا عقبی گوشہ خیالات کو عملی شکل دینے کا موجب بنتا ہے مثلاً عبادات' مراقبہ وغیرہ دماغ کا وسطی حصہ مذہبی تجربات پر مشتمل جذبات" خوشی اور رنج کے اظہار پر مشتمل ہے 'دماغ کے سامنے کا حصہ بھرپور توجہ اور ارتکاز کو مربوط شکل دیتا ہے۔

عمل میں آتا ہے -دماغ کا عقبی گوشہ ظاہری افعال و اعمال کا باعث بنتا ہے جبکہ دماغ کے درمیان ابھار اس انسان کو کسی مافوق الفطرت قوت کی اطاعت ، عزت اور عبادت کے لئے یا اختیار تسلیم کرنے پر آمادہ کرتا ہے جب کہ دماغ کے سامنے کا مجوف حصہ اس کی بھرپور توجہ اور ارتکاز کو دوران عبادت ، مراقبہ یا گیان دھیان کو مربوط کر دیتا ہے-

یوں اگرچہ سائنسدانوں نے حیاتیاتی بنیادوں پر اللہ کی معرفت اور روحانی واخلاقی ...ت کی مذہبی روایات و شعائر کو ایک حد تک تسلیم کر لیا ہے تاہم یہ سائنسدان اب اس ...ل سے دوچار ہیں کہ آیا دماغ وائرنگ کے نتیجہ میں از خود یہ حالت ہو جاتی ہے یا واقعی عالم ...ء میں کوئی ایسی ہستی ہے جس نے انسان کی تخلیق کے ساتھ ہی اس کی یہ دماغی ساخت اور وائرنگ کر رکھی ہے جس کی بناء پر خود خالق کا تصور انسانی دماغ میں جاگزیں ہو گیا ہے ...ں سے یہ سوال خود بخود ابھرتا ہے کہ کیا اب بھی سائنس کے ماننے والے مذہب کو غیر ضروری قرار دے سکتے ہیں گویا سائنس نے باضابطہ طور پر مذہب سے شکست مان لی ہے-

تاہم روحانی تصورات کے حوالے سے اس کے حیاتیاتی پہلوؤں پر کام کرنے والے سائنس داں ابھی تک اس سوال کا جواب نہیں دے سکے کہ آیا روحانی تجربات ہر ...ہن کی رسائی میں ہیں یا نہیں- 1960ء سے کئے جانے والے مختلف سروے میں ایسے سوالات کے جواب دینے والے 30 سے 40 فیصد افراد کا کہنا ہے کہ انہیں اپنی زندگی کے دوران کم از کم ایک یا دو بار ایسے تجربات ہوئے ہیں جب انہوں نے خود کو ایک طاقتور روحانی ...ت کی دسترس میں خود کو پایا تھا- 1990ء میں کئے جانے والے پول کے مطابق 53 فیصد ...ریکی بالغ افراد نے اس بات کا اعتراف کیا کہ انہیں جاگتے یا خوابیدہ حالت میں اچانک کسی ...و اللہ کا تصور ضرور بیدار ہوا ہے - ماہرین نفسیات نے اس یقین کا اظہار کیا ہے کہ ایسے ...راد کی اکثریت ادراک سے ماوراو جدان وبصیرت کے روحانی تجربات سے دوچار ہوتے ہیں ...س لئے کہ ان کا ذہنی ارتقاء اس سمت میں ہوتا ہے - سائنس دانوں کا کہنا ہے کہ ہم میں سے اکثر لوگ مراقبہ یا روحانی تجربات سے گزرتے ہیں اور وہ یہ لمحات ہوتے ہیں جب ہمارے ذہنی اور دماغی سرکٹ اس پہلو پر مرتکز ہو جاتے ہیں اسی لئے دماغی تصورات کے مطالعہ نے اس بات کی وضاحت کرنے میں بڑی مدد دی ہے کہ کس طرح روحانیت سے دور کا واسطہ نہ رکھنے والے افراد یا روحانی تجربوں کے حوالے تشکیک زدہ ذہنیت کے حامل افراد بھی کبھی کبھی ایسے تجربات، مراقبہ اور تصورات کی کیفیت سے دوچار ہوتے ہیں جس کا اظہار

وہ ڈھول بجا کر، رقص کر کے اور ایسے انہوں نے کام کر کے پیش کرتے ہیں جن سے ان کے وجدان اور اندر کے انسان کی کیفیت کا تفصیلی اظہار ہو رہا ہوتا ہے ایسے لمحات میں وہ بے خود ہوتے ہیں اور اسی بے خودی میں وہ ایسے کام کر گزرتے ہیں جو شعوری حالت میں کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتے۔

اللہ اور اخلاقی اقدار کی حیاتیاتی بنیادوں کی تلاش کرنے والے سائنس دان مذہبی شعائر اور روایات پر عمل درآمد اور خدا کی تلاش و جستجو کے لئے مراقبہ یا عبادت کے حوالے سے بہر حال منتشر الخیال ہیں اور وہ اس بارے میں بھی تشکیک زدہ خیالات کے حامل افراد کو جواب دینے سے قاصر ہیں کہ دماغ کا نصف حصہ ہی کیوں ایسی ﴿وائرنگ﴾ کے لئے مخصوص کیا گیا ہے کہ خیالات واحساسات اسی وائرنگ کے نتیجہ میں اللہ کے تصور یا اخلاقی اقدار کو عملی جامہ پہنانے پر آمادہ کرتے ہیں جب کہ دماغ کا دوسرا حصہ اس حوالے سے کچھ کام نہیں کرتا۔

عیسائی راہب، بدھ بھکشو اور ہندو جوگی بالترتیب مراقبہ گیان دھیان اور یوگا کے ذریعے اپنی روحانی پیاس بجھاتے ہیں اور ایسے اعمال کو وہ اللہ سے تعلق کے حوالے سے ضروری خیال کرتے ہیں جبکہ مسلمان اللہ کی عبادت ایک خاص انداز اور ان شعائر کے مطابق انجام دیتے ہیں جن کی تعلیم اسلام نے دی ہے اور انہیں اسی تعلیم اور طریقہ کے ذریعہ اللہ کا تصور ذہن میں آتا ہے۔

بلاشبہ سائنس غیر مادی پہلوؤں سے بحث نہیں کرتی اس لئے حیاتیاتی بنیادوں میں اللہ اور اخلاقی قدروں کے غیر مادی پہلوؤں اور دماغی تجزیہ کرنے والے ماہرین کی اکثریت اسے مکمل دماغی کیفیت تسلیم نہیں کرتے، تاہم اس حقیقت کو جھٹلانے کی بجائے اب وہ اسے جزوی طور پر تسلیم کرنے لگتے ہیں اور یہ بات اب تسلیم کر لی گئی ہے کہ دماغ ہی سے ایسے غیر مادی خیالات نکلتے ہیں اور ان کے لئے ضروری اقدام کرنے پر انسان کو آمادہ کرتے ہیں۔

NO. P-402 MONTHLY AL ASR PESHAWAR

جامعہ عثمانیہ پشاور

mia Usmania Peshawar

منافع بخش کاروبار میں شرکت کی دعوت

یاایہاالذین امنوا ھل ادلکم علی تجارة تنجیکم من عذاب الیم

(الصـ

اے ایمان والو- میں بتلاؤں تم کو ایسی سوداگری جو بچائے تم کو ایک دردناک عذاب

کیا آپ چاہتے ہیں ؟ ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے یقیناً چاہتے ہوں گے

حلال آمدنی دنیا و آخرت میں آپ کی بھلائی کا ذریعہ بنے تو اللہ تعالیٰ کی رضامندی

جذبہ اپناتے ہوئے قرب و جوار میں غرباء، فقراء، یتیم بچوں کا سہارا بنیں اور دین

خصوصاً مدارس عربیہ کی سرپرستی فرماتے ہوئے اپنا مال دین سیکھنے والوں پر خرچ

اس سلسلہ میں ﴿جامعہ عثمانیہ پشاور﴾ کو نہ بھولیں جس

سال نمبر 9 (۲۲-۱۴۲۱ھ) کا سالانہ تخمینی بجٹ ۳٬۷۸۰۸۴۶ سینتیس لاکھ ا

سو چھیالیس روپے ہے [illegible] میں ساڑھے تین لاکھ روپے کتب، تفسیر کی خرید

لاکھ روپے تعمیرات کے لئے ہیں- آپ کی زکوٰة و عطیات اور چرم قربانی کا

﴿جامعہ عثمانیہ پشاور﴾ ہمیشہ کے لئے توجہات کی فہرست میں رکھیں

اکاؤنٹ نمبر 0-716 یونائیٹڈ بنک سنہری مسجد روڈ پشاور صدر	فارن کرنسی اکاؤنٹ 60035-3 حبیب بنک ارباب روڈ پشاور صدر

آپ ک

ملتمس

Scanned with CamScanner